# سورۂ سبا

**ربط** سورۂ احزاب میں بیان کیا گیا تھا کہ تم توحید پر قائم رہو۔ اگرچہ احزاب (مشرکین کے جتھے) تمہارے مقابلہ میں آجائیں فتح اور کامیابی تمہاری ہی ہوگی۔ جیسا کہ غزوۂ احزاب میں مشرکین کے مقابلہ میں تمہیں فتح دی اب سورۂ سبا میں فرمایا مشرکین اگر مسئلہ توحید کو مان لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ ورنہ انہیں انکار وعناد پر وہی سزا دی جائے گی جو قومِ سبا کو دی گئی۔

سورۂ سبا کو سورۂ احزاب کے ساتھ معنوی ربط یہ ہے کہ سورۂ احزاب میں ذکر کیا گیا ہے کہ اپنی بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں نہیں بن جاتی۔ اور منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہہ دینے سے وہ بیٹا نہیں بن جاتا۔ اور کسی کو شفیعِ غالب کہہ دینے سے وہ فی الواقع شفیعِ غالب نہیں بن جاتا۔ اب سورۂ سبا میں انبیاء، ملائکہ اور جنات کے بارے میں مشرکین کے شبہات کا جواب دیا جائے گا کہ وہ شفیع غالب نہیں ہیں۔

**خلاصہ** سورۂ سبا سے قرآن مجید کا چوتھا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں جو اپنی مرضی کے مطابق اللہ تعالےٰ سے کام کرالے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں اور مصائب و بلیات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو۔ اور صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور اس کی پکار اور عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس حصے کے مرکزی مضمون دو ہیں۔ (۱) نفیِ شفاعت قہری اور (۲) نفیِ عبادتِ غیر اللہ۔ چنانچہ سورۂ سبا میں نفیِ شفاعتِ قہری کا بیان ہے۔ اور سورۂ فاطر میں بطور نتیجہ و ثمرہ بیان کیا گیا کہ جب اللہ کے یہاں کوئی شفیعِ غالب نہیں تو پھر غیر اللہ (انبیاء کرام و ملائکہ) کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ اور انہیں حاجات میں مافوق الاسباب کیوں پکارتے ہو۔؟

اس کے بعد یٰسین، صافات اور صٓ میں مضمون اول (نفی شفاعتِ قہری) کو بطریقِ ترقی بیان کیا گیا۔ چنانچہ سورۂ یٰسین میں ذکر کیا گیا کہ ہم نے معاندین اور منکرینِ توحید کو پکڑا مگر ان کے مزعومہ سفارشیوں میں سے کوئی بھی انھیں ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکا۔ اور سورۂ صافات میں فرمایا چھڑانا تو درکنار جن خاصانِ خدا یعنی انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مشرکین کا گمان ہے کہ وہ عند اللہ شفیع غالب ہیں وہ تو خود اللہ تعالےٰ کے سامنے مصائب و بلیات میں انتہائی عاجزی اور زاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد سورۂ صٓ میں فرمایا وہ نہ صرف اللہ کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کر رہے ہیں بلکہ بطور ابتلا بعض جسمانی مصائب و تکالیف میں خود گرفتار ہیں۔ اس طرح یہ تینوں سورتیں، سورۂ سبا پر مرتب و مبنی ہیں۔ نیز سورۂ زمر میں بھی یہ مضمون مذکور ہے کہ اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں۔ اس طرح سورۂ زمر بھی سبا پر مبنی ہے۔ اسی طرح سورۂ فاطر میں عبادت اور پکار کا مسئلہ بیان کیا گیا اور پھر سورۂ زمر اور حوامیم میں ہر قسم کے دلائل سے اس کی توضیح کی گئی۔ اور شبہات کا جواب دیا گیا۔ اس طرح سورۂ زمر اور حوامیم سبعہ سورۂ فاطر پر مرتب اور اس کی تفصیل ہیں۔ چونکہ سورۂ سبا، یٰسین، صافات اور صٓ کا دیباچہ اور مبدأ ہے۔ اور اسی طرح سورۂ فاطر، زمر اور حوامیم کا مبدأ اور دیباچہ ہے۔ اس لئے ان دونوں سورتوں کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے۔ حوامیم کے بعد تا آخرِ قرآن زیادہ تر تخویفاتِ اخرویہ و رقیامت کا بیان ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ حوامیم کے بعد سے تا آخر مستقل پانچواں حصہ قرار دیا جائے۔

سورۂ سبا میں مرکزی مضمون نفیِ شفاعتِ قہری ہے۔ جسے چھ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک دلیل نقلی اور ایک دلیل وحی ہے۔ اور چار عقلی دلیلیں ہیں۔ جن میں سے ایک علی سبیل الاعتراف من الخصم ہے۔ اور اصل مضمون کے بارے میں چار شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ پہلا شبہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں۔ دوسرا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں۔ اور تیسرا جنات کے بارے میں اور چوتھا ملائکہ کے بارے میں ہے۔ آٹھ طریقہائے تبلیغ۔ تین درمیان میں اور پانچ آخر میں مذکور ہیں۔ موقع بموقع تخویفات اور زجریں وغیرہ بھی ہیں۔

## تفصیلی خلاصہ

الحمد للہ الخ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ تمام صفاتِ کارسازی اس ذاتِ پاک کے ساتھ مختص ہیں جو سارے جہاں کی خالق و مالک اور ساری کائنات میں متصرف و مختار ہے دنیا میں بھی وہی کارساز ہے اور آخرت میں بھی یعلم ما یلج فی الارض الخ یہ پہلی دلیل کا دوسرا حصہ ہے۔ وہ عالم الغیب ہے اور کائنات کے ذرے ذرے سے باخبر ہے۔ اس لئے ایسے حکیم و خبیر اور ایسی قدرت و سلطنت کے مالک کی بارگاہ میں سب عاجز و درماندہ ہیں اور کوئی اس کے یہاں شفیع غالب نہیں۔

وقال الذین کفروا الخ یہ شکوہ ہے۔ کفار نہ صرف غیر اللہ کو خدا کے یہاں شفیعِ غالب سمجھتے ہیں بلکہ قیامت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ قل بلیٰ و ربی الخ یہ جواب شکویٰ اور توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ قیامت ضرور آئے گی۔ اور ہر آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جواب کو قسم کے ساتھ مؤکد کیا گیا مقسم بہ (ربی) کے ایسے اوصاف ذکر کئے گئے ہیں جو توحید کی عقلی دلیل ہیں۔ یعنی وہ عالم الغیب ہے۔ کوئی ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ لیجزی الذین اٰمنوا الخ یہ مومنوں کے لئے بشارتِ اخروی ہے۔ والذین سعوا الخ یہ معاندین کے لئے تخویفِ اخروی ہے۔

ویری الذین الخ یہ مومنین اہل کتاب سے نقلی دلیل ہے یعنی اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت توحید پیش کی ہے وہ سراپا حق ہے۔

وقال الذین الخ یہ شکوی ہے بل الذین لا یؤمنون الخ جواب شکوی۔ افلم یسیروا الخ یہ منکرین توحید اور جاحدین بعث کے لئے تخویف دنیوی ہے۔ ولقد اٰتینا داؤد الخ یہ شبہ اولی کا جواب ہے۔ شبہ اولی یہ تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح پڑھتے تھے۔ اور لوہا ان کے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم تھا جب انہیں اس قدر تصرف حاصل تھا تو کیا وہ خدا کے یہاں شفیع غالب نہ ہوں گے؟ تو اس کا جواب فرمایا کہ یہ تمام فضیلت و بزرگی ہم نے ان کو دی تھی یہ ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں بن سکتے ولسلیمن الریح الخ یہ دوسرے شبہ کا جواب ہے شبہ یہ تھا کہ ہوا اور جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع فرمان تھے! ور یہ چیزیں ان کے اپنے اختیار میں تھیں اور وہ شفیع غالب تھے فرمایا سلیمان علیہ السلام بے شک بڑے مرتبہ کے پیغمبر اور بادشاہ تھے لیکن یہ چیزیں ان کے اپنے اختیار و تصرف میں نہ تھیں بلکہ ان کو ہم نے اپنے حکم سے ان کے ماتحت کر دیا تھا اور وہ انسان کے فائدے کے لئے ہمارے حکم سے کام کرتے تھے۔

فلما قضینا الخ یہ تیسرے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین کا جنات کے بارے میں بھی گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں کو کام میں لگا کر خود عبادت خانے میں لاٹھی سے ٹیک لگا کر عبادت میں مصروف ہوگئے اور اسی حال میں ان کی روح رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔ لیکن لاٹھی کے سہارے کی وجہ سے ان کا بدن مبارک اسی طرح کھڑا رہا اور جن بھی ان کو زندہ سمجھ کر کام میں لگے رہے۔ عرصہ کے بعد جب لاٹھی کو دیمک لگ گئی اور وہ ٹوٹ گئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا بدن مبارک زمین پر گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ اب جنوں کی حقیقت ظاہر ہوگئی کہ وہ غیب نہیں جانتے۔ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اتنا عرصہ اس محنت شاقہ میں کیوں مبتلا رہتے۔

لقد کان الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ قوم سبا کو دنیا میں کس قدر آرام و راحت اور عیش و عشرت کی زندگی سے ہمکنار کیا گیا۔ لیکن جب انہوں نے ناشکری کی تو ان کے لہلہاتے کھیتوں اور سرسبز و شاداب باغوں کو تباہ و ویران کر دیا گیا۔

قل ادعوا الخ (ع ۳) چوتھے شبہ کا جواب ہے۔ مشرکین فرشتوں کو بھی عند اللہ شفیع غالب مانتے تھے۔ فرمایا ان کے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں۔ اس لئے وہ شفیع غالب نہیں بن سکتے۔ ولا تنفع الشفاعۃ الخ یہ نفی شفاعت قہری ہے یعنی خدا کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں۔ قیامت کے دن جب ملائکہ سے پوچھا جائے گا تو وہ صحیح صحیح بیان دیدینگے

قل من یرزقکم الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من الخصم جب تم مانتے ہو کہ سارے جہاں کا رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ ساری کائنات میں متصرف و مختار بھی وہی ہے۔ وانا او ایاکم الخ یہ پہلا طریق تبلیغ ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مشرکین سے خطاب میں لب و لہجہ نرم اختیار کیا جائے۔ قل لا تسئلکم الخ یہ دوسرا طریق تبلیغ ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہے۔ قل یجمع بیننا و بینکم الخ یہ تیسرا طریق تبلیغ ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ ہم سب کو جمع کر کے فیصلہ فرمائے گا۔ اور ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا۔ ویقولون متی الخ یہ شکوی ہے۔ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کا معین وقت بتایا جائے قل لکم میعاد الخ یہ جواب شکوی ہے۔ اس کا وقت مقرر ہے۔ وہ اپنے وقت پر ضرور آئے گا۔ اور اس میں ہرگز کمی بیشی نہ ہوگی۔

وقال الذین کفروا الخ (ع ۴) یہ شکوی ہے۔ ولو تری الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا میں گمراہی اختیار کی اور دوسروں کو گمراہ کیا، قیامت کے دن جب عذاب کو دیکھیں گے تو سخت نادم ہوں گے مگر بے سود۔ وما ارسلنا الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔

قل ان ربی الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ روزی کی فراخی اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور وہی سارے جہاں میں متصرف و مختار ہے۔ وما اموالکم الخ یہ زجر ہے۔ من اٰمن وعمل الخ بشارت اخروی والذین یسعون الخ زجر مع تخویف اخروی۔ قل ان ربی الخ اعادہ دلیل ثالث ویوم یحشرھم الخ تخویف اخروی واذا تتلی علیھم الخ شکوی۔ وکذب الذین الخ تخویف دنیوی۔

قل انما اعظکم الخ (ع ۵) یہ ترغیب الی التوحید اور چوتھا طریق تبلیغ ہے۔ قل ما سألتکم الخ پانچواں طریق تبلیغ۔ تبلیغ حق پر میں تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا رب حق کھول کر بیان فرماتا ہے۔ اور وہی علام الغیوب ہے۔ قل جآء الحق الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ دین حق کو غلبہ حاصل ہو چکا ہے۔ دلائل حق کے سامنے باطل ہمیشہ مغلوب رہیگا۔ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ تمہیں اپنے اعمال درست کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ میرے اعمال کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ ولو تری اذ فزعوا۔ تا۔ فی شک مریب۔ تخویف اخروی۔

ـ۳ـه الحمد للہ الخ یا صل مدعا پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس دلیل کے دو حصے ہیں اوّل ساری کائنات میں متصرف ومختار اور سارے جہان کا مالک اللہ ہی ہے دوم وہ عالم الغیب ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں پہلی آیت میں دلیل کا پہلا حصہ مذکور ہے یعنی تمام صفاتِ کارسازی کا مالک اللہ ہے۔ ساری کائنات اسی کے ملک اور تصرف میں ہے۔ اس عالم کون وفساد میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اسی کے اختیار وتصرف سے ہو رہا ہے اس میں غیر خدا کا سرمو دخل نہیں ہی المختص وحل خلقا وملکا وتصرفا بالایجاد والاعدام والاحیاء و الاماتة جمیع ما وجد فیہما داخلا فی حقیقتہما او خارجا عنہما متمکنا فیہما فکانہ قیل لہ ھذا العالم بالاسر (روح ج ۲۲ ص ۱۰۳) ـ۳ـه ولہ الحمد



كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ

منکر ۵ۃ نہ آئے گی ہم پر قیامت تو کہہ کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی البتہ آئیگی تم پر

عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ

اس عالم الغیب کی غائب نہیں ہو سکتا اس سے کچھ ذرہ بھر آسمانوں میں

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا

اور نہ زمین میں اور کوئی چیز نہیں اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی جو نہیں

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۳﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ہے کھلی کتاب میں تاکہ بدلہ دے ان کو ۶ۃ جو یقین لائے اور کئے

الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۴﴾

بھلے کام وہ لوگ جو ہیں ان کیلئے ہے معافی اور عزت کی روزی ف۱

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو ان کو بلا کا

عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا

عذاب ہے دردناک اور دیکھ لیں جن کو ۷ۃ ملی ہے

الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَ

سمجھ کہ جو تجھ پر اترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہے اور

يَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ

سمجھاتا ہے راہ اس زبردست خوبیوں والے کی ف۲ اور کہنے

الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ

لگے منکر ۸ۃ ہم بتلائیں تم کو ایک مرد کہ تم کو خبر دیتا ہے

إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۷﴾

جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے تم کو پھر نئے سرے سے بننا ہے



ھ جواب شکوی اور دوسری عقلی دلیل ۱۲ ھ بشارت اخروی ۱۲ ھ تخویف اخروی۔ سوم دلیل نقلی از علماء اہل کتاب ۱۲ ھ شکوی ۱۲

الخ جس طرح دنیا میں سب کچھ دینے والا اور سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح آخرت میں بھی وہی متصرف ومختار ہوگا اور آخرت کی تمام نعمتیں بھی وہی عطا فرمائے گا۔ اس لئے دنیا و آخرت ہر دوسرا میں وہی صفاتِ کارسازی کا مالک ہے چنانچہ الحمد للہ۔ تا۔ فی الارض میں دنیا کی نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کے لائق حمد (صفات کارسازی) ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ولہ الحمد فی الاٰخرة میں اخروی انعامات پر باری تعالےٰ کا مستحق حمد (صفات کارسازی) ہونا ذکر کیا گیا ہے جس طرح دنیا میں وہ متصرف ومختار اور لائق حمد ہے اسی طرح آخرت میں بھی وہی مالک ومختار اور لائق حمد (صفاتِ کارسازی) ہے فھو المحمود فی الاٰخرة کما انہ المحمود فی الدنیا وھو المالک للاٰخرة کما انہ المالک للاولیٰ (قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۵۹) وھو الحکیم الخبیر یہ ماقبل کی دوسری علت ہے وہ حکمت وتدبیر کا مالک اور ہر چیز سے باخبر ہے اس کا کوئی کام حکمت اور دانائی سے خالی نہیں ہوتا اور وہ ہر محتاج اور مصیبت زدہ سے باخبر ہے اور سب کی کارسازی فرماتا ہے ـ۴ـه یعلم ما یلج الخ یہ پہلی عقلی دلیل کا دوسرا حصہ ہے یعنی وہ عالم الغیب ہے اور کائنات کے ذرے ذرے جانتا ہے۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے۔ بیج وغیرہ جس سے پیداوار ہوتی ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا یعنی سبزہ جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے بارش، اولے برکات اور اللہ کے فرشتے وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف جاتا ہے اعمال۔ ارواح۔ فرشتے مقصد تعمیم واحاطہ ہے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی چیز اس سے مخفی نہیں وھو الرحیم الغفور۔ یہ بھی بمنزلہ علت ہے اس دلیل کے دونوں حصوں سے ثابت ہو گیا کہ سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی مہربان اور بخشائش گر ہے اور کوئی اس سے زبردستی کام کرانے والا نہیں ہے اور اس کی بارگاہ میں کسی کو شفیع غالب نہ سمجھو۔ الرحیم مہربان جو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا الغفور توبہ کرنیوالوں کو معاف کرنے والا ہے ـ۵ـه وقال الذین کفروا الخ یہ شکوہ ہے کفار نہ صرف توحید کا انکار کرتے ہیں بلکہ وہ قیامت کے بھی منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی قل بلی الخ یہ جواب شکوہ ہے اور توحید کی دوسری عقلی دلیل ہے۔ فرمایا جواب دو۔ کیوں نہیں آئیگی؟ ضرور آئے گی مجھے اپنے مالک ومربی کی قسم جو عالم الغیب ہے اور زمین وآسمان میں ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز بھی اس سے اوجھل نہیں۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اس کے علم میں ہے کتاب مبین سے یا تو لوح محفوظ یعنی علم الٰہی مراد ہے یا صحائف ملائکہ۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی راجح ہے یعنی تمام اعمال صغیرہ وکبیرہ کو فرشتے اپنے صحائف میں لکھ رہے ہیں تاکہ ان کے مطابق جزا اور سزا دی جائے ـ۶ـه لیجزی الذین الخ یہ بشارت اخروی ہے اور "لام" لتاتینکم کے متعلق ہے اور یہ اس کی علت ہے یعنی قیامت ضرور آئے گی۔ تاکہ مومنوں کو ان کے اعمال کی جزا دی جائے ایمان والوں کی جزا یہ ہوگی۔ کہ ان کی کوتاہیوں سے درگذر کیا جائیگا

موضح قرآن ف۱ یعنی قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے ۱۲ منہ ف۲ یعنی اس واسطے قیامت آنی ہے کہ جنکو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لیں ۱۲ منہ

اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا

کیا بنالایا ہے اللہ پر جھوٹ یا اس کو سودا ہے کچھ بھی نہیں پر جو

یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ﴿۸﴾

یقین نہیں رکھتے آخرت کا آفت میں ہیں اور دور جا پڑے غلطی میں

اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ مِّنَ

کیا دیکھتے نہیں ۹ جو کچھ ان کے آگے ہے اور پیچھے ہے

السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ

آسمان اور زمین سے اگر ہم چاہیں دھسا دیں ان کو زمین میں یا

نُسۡقِطۡ عَلَیۡہِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً

گرادیں ان پر ٹکڑا آسمان سے تحقیق اس میں نشانی ہے

لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۹﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ

ہر بندے رجوع کرنیوالے کے واسطے اور ہم نے دی ہے داؤد کو ۱۰ اپنی طرف سے بڑائی

یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ الۡحَدِیۡدَ ﴿۱۰﴾

اے پہاڑو خوش آوازی سے پڑھو اسکے ساتھ اور اڑتے جانوروں کو۔ اور نرم کردیا ہم نے اسکے آگے لوہا ۱۱

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ

کہ بنا زرہیں کشادہ اور اندازے سے جوڑ کڑیاں اور کرو تم سب کام بھلا

اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّہَا

میں جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہوں ف اور سلیمان کے آگے ہوا کو ۱۲ صبح کی منزل اسکی

شَہۡرٌ وَّ رَوَاحُہَا شَہۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَہٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ

ایک مہینہ کی اور شام کی منزل ایک مہینہ کی اور بہادیا ہم نے اسکے واسطے ۱۳ چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا

وَ مِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡہِ بِاِذۡنِ رَبِّہٖ ؕ

اور جنوں میں کتنے لوگ تھے جو محنت کرتے اس کے سامنے اسکے رب کے حکم سے



ع ۱ ۹ ۷

اور جنت میں انھیں باعزت زندگی نصیب ہوگی والذین سعوا الخ یہ تخویف اخروی ہے جو لوگ نہایت بیباکی سے ہماری آیتوں میں الحاد و زندقہ سے کام لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ خداوند تعالیٰ کے ہاتھ نہیں آسکیں گے ان کو شدید ترین عذاب میں مبتلا کیا جائیگا ۷ ویری الذین الخ یہ علماء اہل کتاب سے دلیل نقلی ہے وہ علماء اہل کتاب مراد ہیں جو ایمان لاچکے ہیں۔ یعنی مؤمنی اھل الکتاب عبد اللہ بن سلام واصحابہ (خازن و معالم ج ۵ ص ۲۳۲) اور ویری یہاں بمعنی یعلم ہے ای ویعلم (روح، مدارک) ھوالحق میں ھو ضمیر فصل ہے یعنی اہل کتاب میں سے جو لوگ تورات و انجیل کے صحیح عالم تھے وہ بھی جانتے ہیں اور اس پر شاہد ہیں کہ آپ پر جو قرآن نازل کیا گیا ہے وہ سراپا حق ہے اور توحید و تقویٰ کی راہ دکھاتا ہے یھدی الیٰ صراط العزیز الحمید یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی اس قرآن کی نہ صرف علمائے اہل کتاب تصدیق کرتے ہیں بلکہ خود قرآن کی اندرونی شہادتیں بھی اس کی سچائی کو واضح کرتی ہیں۔ کیونکہ قرآن کی تعلیمات توحید و تقویٰ پر مشتمل ہیں جو اس خدائے واحد کی سیدھی راہ ہے جو سب پر غالب ہے اور تمام صفات کمالی سے متصف ہے ۸ وقال الذین کفروا الخ یہ بھی شکوہ ہے۔ کفار تعجب و حیرت کے ساتھ ایک دوسرے سے کہتے ہیں آؤ ہم تمہیں ایک ایسا آدمی دکھائیں جو کہتا ہے جب تم مرنے کے بعد گل سڑ کر اور ذرہ ذرہ ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے تو اس کے بعد پھر دوبارہ تمہیں ازسرنو پیدا کیا جائے گا افتریٰ علی اللہ الخ کیا اس شخص نے خدا کے ذمہ جھوٹ لگا دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا یا (عیاذاً باللہ) یہ دیوانہ ہے کہ دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے بل الذین لا یؤمنون الخ یہ جواب شکوہ ہے فرمایا کافروں کا خیال و زعم باطل ہے پیغمبر علیہ السلام نے نہ خدا پر افترا کیا ہے اور نہ انہیں جنون ہے بلکہ یہ کافر خود انتہائی حماقت اور گمراہی میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ سخت عذاب کی صورت میں ان کو حاصل ہوگا۔ ان سے بڑا کم عقل اور گمراہ کون ہوگا جنہوں نے اللہ کی قدرت و حکمت اور اس کے وعدے وعید کو جھٹلا دیا۔ لیس الامر کما زعموا بل ھم فی کمال اختلال العقل وغایۃ الضلال عن الفھم والادراک الذی ھو الجنون حقیقۃ وفیما یؤدی الیہ ذلک من العذاب حیث انکروا حکمۃ اللہ تعالیٰ فی خلق العالم وکذبوہ عز وجل فی وعدہ ووعیدہ وتعرضوا السخطہ (روح ج ۲۲ ص ۱۱۱) فی العذاب وہ عذاب میں ہیں یعنی ایسی گمراہی میں مبتلا ہیں جو موجب عذاب ہے اس طرح والضلال البعید کا عطف ما قبل پر تفسیری ہوگا ۹ افلم یروا الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ یہ لوگ کس قدر بیباک اور نڈر ہیں اور کیسی ڈھٹائی سے اللہ کی کتاب مسئلہ توحید، پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے دن کی تکذیب کر رہے ہیں کیا انہوں نے آنکھیں کھول کر اپنے اوپر اور نیچے زمین و آسمان کو کبھی نہیں دیکھا جنہوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے؟ ان کا انکار و عناد تو اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ انھیں دنیا ہی میں ہولناک عذاب سے ہلاک کر دیا جائے۔ اگر ہم چاہیں تو اقوام گذشتہ کی طرح انکار اور تکذیب کے جرم میں ان کو زمین میں دھنسا کر یا آسمان سے پتھر برسا کر تباہ و برباد کردیں استئناف مسوق لتھویل ما اجترؤا علیہ من تکذیب آیات اللہ تعالیٰ و استعظام ما قالوا فی حقہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وانہ من العظائم الموجبۃ لنزول اشد العقاب وحلول افظع العذاب من غیر ریث

**موضح قرآن** ف حضرت داؤد جو تھے دن جنگل میں نکلتے۔ اپنے گناہ پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز اس کے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آ بیٹھ کر اسی طرح آواز کرتے اس مجلس میں لوگوں کے بہت جنازے نکلتے اور کڑیوں کی زرہ پہلے انہی سے نکل کہ کشادہ رہے ۱۲ منہ

وتأخیر (ابوالسعود جلد ۷ ص۶) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ الخ اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور فرمانبردار بندوں کے لئے اللہ کی قدرت کاملہ پر واضح دلیل ہے اور اس سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اور یہ کام اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ای لدلالۃ واضحۃ علیٰ کمال قدرۃ اللہ عز وجل وانہ لا یعجزہ البعث بعد الموت وتفرق الاجزاء والمحاطۃ بہا (روح ج ۲۲ ص۱۱۲) ف۱۰ ولقد اتینا داؤد الخ یہ پہلے شبہ کا جواب ہے داؤد علیہ السلام کو ہم نے بڑی بزرگی دی۔ پہاڑ اور پرندے ان کے ساتھ مل کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے اور لوہا ان کے ہاتھ میں موم کر دیا لیکن اتنی خوبیوں کے باوجود وہ شفیع غالب نہیں بن سکتے کیونکہ یہ



وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫
اور جو کوئی پھرے ان میں سے ہمارے حکم سے چکھائیں ہم اس کو آگ کا عذاب ف
يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
بناتے اسکے واسطے ف۱ جو کچھ چاہتا قلعے اور تصویریں اور لگن
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ
جیسے تالاب اور دیگیں چولہوں پر جمی ہوئی کام کرو اے داؤد کے گھر والو احسان مان کر
وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ
اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں احسان ماننے والے پھر جب مقرر کیا ہم نے ف۲ اس پر
الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ
موت کو نہ جتلایا ان کو اس کا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے
تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا
کھاتا رہا اس کا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر
يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ⑭
رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں ف
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ
تحقیق ف۱ قوم سبا کو تھی ان کی بستی میں نشانی دو باغ
يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ
داہنے اور بائیں کھاؤ روزی اپنے رب کی اور
اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ⑮
اس کا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب ہے گناہ بخشنے والا ف۳
فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ
سو دھیان میں نہ لائے ف۱ پھر چھوڑ دیا ہم نے ان پر ایک نالا زور کا ف۲ اور



تمام خوبیاں اور طاقتیں ان کے قبضہ میں نہ تھیں بلکہ یہ سب کچھ ہمارے قبضہ و تصرف میں تھا اور یہ خوبیاں ہم ہی نے ان کو عطا کی تھیں۔ یٰجبال اس سے پہلے قلنا مقدر ہے یعنی ہم نے فرمایا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ مل کر تسبیح کا ورد کرو جب حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کی تسبیح کرتے تو اللہ کے حکم سے پہاڑ بھی زبان قال سے ان کے ساتھ باواز بلند تسبیح کرتے۔ (روح، مدارک وغیرہ) والطیر ابوعمرو کے نزدیک سخرنا مقدر کا مفعول ہے ای وسخرنا الطیر حضرت شیخ قدس سرہٗ کے نزدیک یہی راجح ہے لیکن سیبویہ کے نزدیک یہ مفعول معہ ہے (قرطبی ج ۱۴ ص۲۶۶) پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے پرندوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی تسبیح اور تقدیس میں داؤد علیہ السلام کے ساتھ شریک ہو جائیں ف۱۱ والنا لہ الحدید الخ اور ہم نے لوہے کو داؤد علیہ السلام کے لئے نرم کر دیا حضرت ابن عباس حسن اور مقاتل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں موم اور گندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم تھا۔ وہ جو چیز چاہتے آگ اور ہتھوڑے کے بغیر ہی نہایت آسانی سے بنا لیتے۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قدر قوت عطا فرما دی تھی کہ وہ لوہے کی سختی کے باوجود جس طرح چاہتے موڑ لیتے اور ہاتھ کی قوت ہی سے اس کی تاریں کھینچ لیتے۔ (خازن۔ ابن کثیر۔ قرطبی) سابغات پوری اور مکمل زرہیں۔ جو انسان کے سارے بدن کو ڈھانپ لیں۔ سابغات ای دروعًا سابغات ای کوامل تامات واسعات (قرطبی ج ۱۴ ص۲۶۷) اور ان اعمل سے پہلے قلنا مقدر ہے وقدر فی السرد۔ السرد خرز ما یخشن ویغلظ (امام راغب) یعنی سخت اور درشت چیز کو جوڑنا مراد زرہ بننا اور اس کے حلقوں کو باہم جوڑنا ہے قدر فی السرد یعنی زرہوں کے حلقے بنانے میں ایک انداز کو قائم رکھو اور حلقوں

جواب شبۂ ثالثہ ۱۲

[illegible] ۱۲

**موضح قرآن** ف۱ حضرت سلیمان کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باؤ اس کو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام آدھ دن میں لے پہنچتی اور پگھلے تانبہ کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈھال کر جن باسن بناتے بہت بڑے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا ۱۲ منہ ف۲ حضرت سلیمان جنوں کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم ہوا کہ میری موت پہنچی۔ جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر بندگی میں مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے کہ پوری بن چکی جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیوں پاس دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے ۱۲ منہ ف۳ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا اور نیچے تین کھڑکیاں رکھیں اونچی اور نیچی زمینوں کے واسطے سارے برس مینہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتے خرچ کرتے خوب سرسبز و آباد ملک ہوا ۱۲ منہ۔

**فتح الرحمٰن** ف۱ یعنی باسیلی کہ برپشتہا بند کردہ بودند ۱۲۔

کی مقداروں میں تناسب کو مدِنظر رکھو حلقے چھوٹے بڑے نہ ہوں والمعنی اقتصد فی نسج الدروع بحیث تتناسب حلقہا (روح ج ۲۲ ص۱۱۵) واعملوا صالحا خطاب حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی آل سے ہے۔ کسبِ معاش کے لئے بے شک مذکورہ بالا کام کرو لیکن اعمال صالحہ بجا لانا اصل مقصد زندگی ہے اس سے غافل نہ ہونا۔ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں اور ہر عمل کی جزاء دوں گا۔ ای لستم مخلوقین الا للعمل الصالح فاعملوا ذلک واکثروا منہ واکسب قدروا فیہ (کبیر جلد ۷ ص۶۷۸) ۱۲ ولسلیمٰن الخ یہ دوسرے شبہ کا جواب ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک عظیم المرتبت پیغمبر اور ایک کبیر الشان بادشاہ تھے۔ ہوا ان کے ماتحت تھی اور جن ان کے فرمانبردار تھے۔ ایسی شان وعظمت کے باوجود وہ عند اللہ شفیع غالب نہیں بن سکتے کیونکہ یہ تمام چیزیں ان کے اپنے قبضہ واختیار میں نہ تھیں بلکہ ہم نے اپنے حکم سے ہوا کو ان کی مطیع کر دیا۔ وہ جہاں چاہتے ہوا ان کے تخت کو اٹھا کر لے جاتی۔ غدوھا شھر الخ ہوا اس قدر تیز رفتاری سے چلتی کہ ایک مہینہ کی پیدل مسافت دن کے پہلے حصے میں اور ایک ماہ کی مسافت دن کے پچھلے حصے میں طے کر لیتی قال قتادۃ کانت تقطع فی الغدو الی قرب الزوال مسیرۃ شھر وفی الرواح من بعد الزوال الی الغروب مسیرۃ شھر (بحر جلد ۷ ص۲۶۴) ۱۳ واسلنا الخ ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا۔ بغیر آگ کی حرارت کے تانبہ پانی کی طرح سیال تھا اور ان سے دیگیں، پیالے اور جو چاہتے آسانی سے بنوا لیتے اذاب اللہ لسلیمان النحاس کما الان لداؤد الحدید (خازن ج ۵ ص۲۳۳) ومن الجن الخ ای وسخرنا من الجن من یعمل (مدارک) ہم نے جنوں کو سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جو ہمارے حکم سے اس کے سامنے اس کی مرضی کے مطابق مختلف خدمات انجام دیتے تھے۔ ومن یزغ الخ جنوں میں سے جو ہمارے حکم کے مطابق سلیمان علیہ السلام کی اطاعت نہ کرتا بلکہ ان کی اطاعت سے سرتابی کرتا تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے۔ ان جنوں پر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا ہوتا تھا۔ یہ فرشتہ جنوں کو نظر نہیں آتا تھا۔ جو جن نافرمانی کرتا فرشتہ اسے آگ کے کوڑے سے مارتا (خازن، روح) بہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ، لیکن اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے آخرت کا عذاب مراد ہے ای عذاب النار فی الاخرۃ کما قال اکثر المفسرین وروی ذلک عن ابن عباس (روح ج ۲۲ ص۱۱۷) ۱۴ یعملون لہ الخ محاریب، محراب کی جمع ہے۔ مراد عبادتخانے، امام قتادہؒ فرماتے ہیں محاریب سے عالیشان محلات اور مساجد مراد ہیں (بحر، روح)، تماثیل، تمثال کی جمع اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے جاندار تصاویر مراد ہیں اور حضرت سلیمانؑ کی شریعت میں تصویر سازی جائز تھی۔ لیکن ہماری شریعت میں حرام ہے وھذا یدل علی ان التصویر کان مباحا فی ذلک الزمان ونسخ ذلک بشرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم (قرطبی ج ۱۴ ص۲۷۲) بعض مفسرین کے نزدیک اس سے غیر جاندار اشیاء کی تصویریں یا پتھر، تانبے اور شیشے سے بنی ہوئی مختلف اشیاء مراد ہیں قیل کانت من زجاج ونحاس ورخام تماثیل اشیاء لیست بحیوان (ایضاً) امام رازی فرماتے ہیں محاریب سے عالیشان محلات اور تماثیل سے ان کی دیواروں پر بنائے گئے نقش ونگار مراد ہیں المحاریب اشارۃ الی الابنیۃ الرفیعۃ ... والتماثیل ما یکون فیہا من النقوش (کبیر ج ۷ ص۱۰۱) لیکن حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں ممکن ہے تمثیل سے چارپائیاں مراد ہوں چونکہ چارپائی انسان کے قد وقامت کے برابر ہوتی ہے اس لئے اسے تمثال اور مثال کہا جاتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نزلت عن المثال یعنی میں چارپائی سے اتر آئی۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے لکھا ہے مثال کے معنی چارپائی اہل لغت نے لکھے ہیں لیکن تمثال کے معنی چارپائی ہم نے نہیں دیکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ جفان، جفنۃ کی جمع ہے اور الجواب، جابیۃ کی جمع ہے یعنی حوض تو جفان سے ایسی بڑی بڑی صحنکیں مراد ہیں جن میں بیک وقت پوری جماعت کھانا کھا سکے قدور راسیٰت ایسی بڑی اور بھاری دیگیں جو ایک جگہ قائم رہیں اور اٹھائی ہی نہ جا سکیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام یہ تمام چیزیں جنوں سے بنواتے تھے۔ جو اللہ کے حکم سے ان کے ماتحت تھے اعملوا آل داؤد شکرا الخ اس سے پہلے قلنا محذوف ہے یعنی ہم نے کہا آل داؤد سے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے متعلقین مراد ہیں۔ اے آل داؤد! ان بے پایاں انعاماتِ خداوندی کا شکر بجا لاؤ یعنی نیک عمل کرو۔ میرے بندوں میں شکرگذار اور اعمال صالحہ بجا لانے والے بہت کم ہیں ۱۵ فلما قضینا الخ ای اوقعنا علی سلیمان الموت حاکمین بہ علیہ روح ج ۲۲ ص۱۲۱) یعنی جب ہم نے اپنے فیصلے کے مطابق سلیمان علیہ السلام پر موت واقع کر دی ما دلھم ضمیر مفعول جنوں کی طرف عائد ہے جیسا کہ مشہور ہے فالضمیر فی دلھم عائد علی الجن الذین یعملون لہ (بحر ج ۷ ص۲۶۶) یا اس سے جن اور آل داؤد اور دوسرے لوگ بھی مراد ہیں (ما دلھم) ای الجن وآل داؤد (مدارک) اور دابۃ الارض سے دیمک مراد ہے جو ایک قسم کا کیڑا ہے اور لکڑی کو کھاتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ لیکن اس کی تکمیل سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی۔ اور وفات سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرما گئے۔ انہوں نے والد بزرگوار کی وصیت کے مطابق بیت المقدس کی تکمیل کے کام پر جنوں کو مامور فرمایا اور خود کام کی نگرانی فرماتے تھے ابھی تعمیر کا کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا کہ ان کی اجل قریب آ پہنچی چنانچہ ایک روز وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) حسب دستور جنوں کو کام میں مصروف پا کر خود عبادتخانے میں لاٹھی پر ٹیک لگا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اور اسی حال میں روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ طویل مدت تک آپ اسی ہیئت میں رہے۔ جن اور دوسرے لوگ یہی سمجھتے رہے کہ آپ زندہ ہیں۔ اور عبادت میں مصروف ہیں۔ اور جن بھی باقاعدہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ ادھر جنوں نے تعمیر کا کام مکمل کر لیا ادھر اللہ کے حکم سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاٹھی کو دیمک نے یہاں تک کھا لیا کہ وہ ٹوٹ گئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام گر پڑے۔ اب جنوں کو اور دوسرے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ان کی موت تو عرصہ سے واقع ہو چکی ہے اور اتنا عرصہ ان کا جسم لاٹھی کے سہارے اپنی وضع پر قائم رہا ہے اب جنوں پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ وہ غیب نہیں جانتے۔ ان کا غیب دانی کا دعویٰ غلط ہے۔ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اتنا طویل عرصہ اس ذلت آمیز محنت ومشقت میں کیوں مبتلا رہتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کو اللہ تعالیٰ نے دو حکمتوں کے لئے پوشیدہ رکھا۔ اول اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے۔ اگر جنوں کو ان کی وفات کا علم ہو جاتا تو وہ کام کو وہیں چھوڑ دیتے۔ دوم۔ جنوں کو دعویٰ تھا کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کو ان سے پوشیدہ رکھ کر ان کے اس جھوٹے دعوے کا پول ظاہر فرما دیا قال قتادۃ وغیرہ کانت الجن تدعی علم الغیب، فلما مات سلیمان علیہ السلام وخفی موتہ علیھم (تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین) (قرطبی) یہ تیسرے شبہ کا جواب ہے مشرکین جنوں کو عالم الغیب اور شفیع غالب مانتے ہیں حالانکہ یہ واقعہ ان کے دعوے کو رد کرتا ہے جن کو یہ بھی پتہ نہ چل سکا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ ان کو زندہ سمجھ کر ان کے ڈر سے سال بھر ذلت آمیز محنت ومشقت میں مبتلا رہے وہ کسی طرح بھی غیب دان اور شفیع غالب نہیں ہو سکتے۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں تبینت فعل لازم ہے اور ان لو کانوا الخ جملہ الجن سے بدل الاشتمال ہے اور

مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام گر پڑے تو جن ظاہر ہو گئے یعنی ان کے بارے میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اتنا عرصہ عذابِ مہین میں گرفتار نہ رہتے ۶ لقد کان الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ملک سبا دہی علاقہ ہے جسے اب یمن کہا جاتا ہے یمن کا سب سے پہلا بادشاہ سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان تھا یہ ملک اسی کے نام سے موسوم ہوا۔ سبا کے دس بیٹے تھے جن سے اس کی نسل پھیلی۔ سبا سے یہاں سبا کی اولاد اور اس کا قبیلہ مراد ہے (مدارک، روح) شکر گذار بندوں کے ذکر کے بعد سرکش اور ناشکر گذار لوگوں کا ذکر کیا گیا تاکہ مشرکین قریش اس سے عبرت حاصل کریں جس طرح قوم سبا کو سرکشی اور ناشکری کی وجہ سے تمام نعمتوں سے محروم کر دیا گیا اسی طرح مشرکین قریش پر اللہ کا عتاب آسکتا



بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ

دیئے ہم نے ان کو بدلے میں ان دو باغوں کے دو اور باغ جن میں کچھ میوہ کسیلا تھا اور

اَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ⑯ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا

جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے ف۱ یہ بدلہ دیا ہم نے انکو اسپر کہ

كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ⑰ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ

ناشکری کی اور ہم یہ بدلہ اسی کو دیتے ہیں جو ناشکر ہو اور رکھی تھیں ہم نے ان میں ف۲

وَبَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

اور ان بستیوں میں جہاں ہم نے برکت رکھی ہے ایسی بستیاں جو راہ پر نظر آتی تھیں اور

قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ⑱

منزلیں مقرر کر دیں ان میں آنے جانے کی پھرو ان میں راتوں کو اور دنوں کو امن سے ف۳

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

پھر کہنے لگے اے رب ہمارے دراز کر دے ہمارے سفروں کو اور آپ اپنا برا کیا

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ

پھر کر ڈالا ہم نے ان کو کہانیاں اور کر ڈالا چیر کر ٹکڑے ٹکڑے اس

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲ وَلَقَدْ صَدَّقَ

میں پتے کی باتیں ہیں ہر صبر کرنیوالے شکر گذار کو ف۳ اور سچ کر دکھلائی

عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ

ان پر ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اسی کی راہ چلے مگر تھوڑے سے

الْمُؤْمِنِیْنَ ⑳ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

ایماندار ف۴ اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ

مگر اتنے واسطے کہ معلوم کر لیں ہم اسکو جو یقین لاتا ہے آخرت پر جدا کر کے اس سے جو رہتا ہے آخرت کی طرف سے



ہے۔ آیۃ۔ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی نشانی اور اس کی وحدانیت کی دلیل آیۃ دلالۃ علی وحدانیتنا وقدرتنا (معالم برخازن ج ۵ ص ۲۳۵) جنتٰن کی خبر مقدم محذوف ہے۔ ای لھم جنتان یا یہ آیۃ سے بدل ہے۔ امام قتادہ فرماتے ہیں جنتان سے دو باغ مراد نہیں بلکہ باغوں کے دو سلسلے مراد ہیں۔ ایک شہر کی دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب پھیلا ہوا تھا۔ المراد بالجنتین علیٰ ماروی عن قتادۃ جماعتان من بساتین جماعۃ عن یمین بلدھم وجماعۃ عن شمالہ (روح ج ۲۲ ص ۱۲۵) باغوں کے یہ دونوں سلسلے سینکڑوں میلوں میں پھیلے ہوئے تھے اور یہ باغات لذیذ میووں اور پھلوں اور خوشبودار درختوں پر مشتمل تھے ملک کی آب و ہوا بھی بہت عمدہ اور لطیف تھی کلوا من رزق ربکم الخ ای قلنا۔ کیونکہ جب گذشتہ زمانے کے صیغۂ امر کی حکایت ہو تو اس سے پہلے قلنا محذوف ہوتا ہے آئی گونا گوں نعمتیں رب مہربان نے ان کو عطا فرمائیں اور مطالبہ صرف یہ تھا کہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔ ایسی ایسی نعمتیں اللہ نے عطا کیں اور ایسا مہربان آقا کہ غلطیوں اور نافرمانیوں پر سچے دل سے معافی مانگو تو فوراً معاف فرما دے ایسے مہربان رب اور محسن مالک کی نافرمانی اور ناشکری وہی کر سکتا ہے جو پرلے درجے کا بدبخت اور سرکش ہو ۱۵ فاعرضوا الخ قوم سبا نے اللہ کے شکر سے اعراض کیا اور عیش و عشرت اور مال و دولت کے نشہ میں محو ہو کر خدا کا احسان ہی بھول گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ناسپاسی اور کفران کی سزا یہ دی کہ ان پر ایک نہایت ہی زبردست سیلاب بھیجا جو ان کے باغوں، کھیتوں اور مکانوں کو تباہ و برباد کر کے بہالے گیا۔ اور خوشبودار اور لذیذ میوہ دار درختوں کے طویل و عریض باغات کا نام و نشان مٹ گیا اور جنگلی خود رو جھاڑ، بدمزہ پھل، جھاؤ کے درخت اور کچھ بیری کے درخت باقی رہ گئے۔ اس صورت میں یہ موصوف صفت ہوں گے امام ابو عبیدہ کے نزدیک خمط ہر بدمزہ اور خاردار جھاڑ کو کہتے ہیں۔ اس صورت میں خمطٍ "اکل" سے بدل ہوگا۔ کذا فی الروح واختارہ الشیخ قدس سرہٗ۔

**موضح قرآن** ف۱ جب اللہ نے چاہا کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئے اس پانی کے بند میں اس کی جڑ کرید ڈالی ایک بار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا، کام سے جاتی رہی پیچھے وہ قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی۔ اور کچھ جو رہے ان باغوں کے بدلے یہ چیزیں پانے لگے ف۲ برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک سے شام تک راہ میں آبادی بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ف۳ آرام میں مستی آئی، لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں سفروں میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہم کو بھی ہو یہ بڑی ناشکری ہوئی پھر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں ف۴ پہلے دن ابلیس نے کہا لاحتنکن ذریتہ الا قلیلاً۔ ویسے ہی نکلے۔

العرم مضبوط بند جو پانی کو روکنے کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس سے مراد وہ بند ہے جو ملک سبا میں بارشوں کے پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ دو پہاڑوں کو آپس میں ملاتا تھا اور اسے ملکہ سبا نے بنایا تھا۔ ان بلقیس کانت عمدت الی جبال بینہا شعب نسدت الشعب حتی کانت میاہ الامطار والعیون یجتمع فیہا وتصیر کالبحر (کبیر ج ۲۵ ص ۱۲) جب اللہ تعالیٰ نے قوم سبا سے ناسپاسی کا انتقام لینا چاہا۔ اس بند کو توڑ کر ذخیرہ آب کو ایک قیامت خیز سیلاب کی صورت میں ان پر مسلط کر دیا اکل خمط بدمزہ پھل اثل جھاؤ کا درخت سدر بیری کا درخت ۱۸ ذٰلک جزینٰھم الخ یہ ہم نے ان کو ناشکری اور کفرانِ نعمت کی سزا دی اور ہم ایسی سزا ناسپاس اور احسان فراموش لوگوں ہی کو دیا کرتے ہیں ۱۹ وجعلنا الخ یہ لقد کان لسبا فی مسکنھم الخ کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد یعنی انعام دیگر کا ذکر ہے۔ یہ بھی اہل سبا پر اللہ تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ القری التی بٰرکنا فیہا سے ملک شام کے شہر مراد ہیں۔ یہ سرزمین سرسبز و شاداب اور ہر قسم کے پھلوں اور دیگر نعمتوں سے مالا مال تھی۔ والمراد بالقری التی بورک فیہا قری الشام وذلک بکثرۃ اشجارھا واثمارھا والتوسعۃ علی اھلھا (روح ج ۲۲ ص ۱۲۹) اور قریٰ ظاھرۃ وہ بستیاں جو برلب سڑک واقع تھیں قال قتادۃ معنی ظاھرۃ متصلۃ علی الطریق۔ (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۸۹) قدرنا فیہا السیر راستے پر واقع ان بستیوں کا باہمی فاصلہ ایسا مناسب کہ ایک بستی سے چل کر جلدی ہی دوسری آبادی میں پہنچ جائیں اور ضروریاتِ سفر حاصل کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اہل سبا اکثر تجارت پیشہ لوگ تھے۔ اور ان کی زیادہ تر تجارت اہل شام سے تھی ان کے تجارتی قافلے دن رات سفر کرتے تھے۔ اور سفر اس قدر آسان تھا کہ کسی قسم کی تکلیف نہ تھی۔ راستے میں بستیاں چونکہ قریب قریب آباد تھیں اس لئے انھیں نہ تو کہیں جنگل میں رات کاٹنے کی ضرورت پڑتی اور نہ دیگر ضروریات حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی۔ آبادیاں قریب قریب ہونے کی وجہ سے ان کے قافلے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی محفوظ رہتے اور بے کھٹکے رات دن اپنا سفر جاری رکھ سکتے ۲۰ فقالوا الخ یہ فاعرضوا فارسلنا علیھم الخ کا اعادہ ہے بوجہ بعد عہد یعنی انعام ثانی کی ناشکری کی سزا کا ذکر ہے۔ انھیں چاہئے تھا کہ وہ اللہ کے ان انعامات و احسانات کا شکر کرتے مگر انھوں نے اس کے بجائے ناشکری کی اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر نہ پہچانی اور کہنے لگے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دراز کر دے یعنی بستیوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو تاکہ ایک بستی سے دوسری بستی تک دیر سے اور مشقت اٹھا کر پہنچیں ایسے آرام و راحت کے سفر میں سیر کا کوئی مزہ نہیں آتا۔ نیز جس قدر مشقت و محنت اٹھا کر سامانِ تجارت لایا جائے گا اسی قدر اس کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ انھوں نے یہ مطالبہ کر کے اپنی



شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا
دھوکے میں اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تو کہہ پکارو ان
الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ
ان کو جن کو ۲۳ گمان کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ مالک نہیں ایک ذرہ
ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا
بھر کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں
مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ
کچھ ساجھا اور نہ ان میں کوئی اس کا مددگار اور کام نہیں آتی
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا
سفارش ۲۴ اس کے پاس مگر اس کو کہ جسکے واسطے حکم کر دے یہاں تک کہ جب ۲۵
فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ
گھبراہٹ دور ہو جائے انکے دل سے کہیں کیا فرمایا تمہارے رب نے
قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ
وہ کہیں فرمایا جو واجبی ہے وا اور وہی ہے سب سے اوپر بڑا وا تو کہہ کون
یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ
روزی دیتا ہے تم کو ۲۶ آسمان سے اور زمین سے بتلا دے کہ اللہ اور
اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾
یا ہم یا تم ۲۷ بے شک ہدایت پر ہیں یا پڑے ہیں گمراہی میں صریح وا
قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا
تو کہہ تم سے پوچھ نہ ہوگی ۲۸ اس کی جو ہم نے گناہ کیا اور ہم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا
تم کرتے ہو تو کہہ جمع کرے گا ۲۹ ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کرے گا ہم میں

ع ۲ / ۸



موضح قرآن وا یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء سے وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے۔ فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر۔ فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں جب تسکین آئی اور کلام اتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کیا حکم ہوا اور پر والے بتاتے ہیں نیچے کھڑوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہے اور آگے سے قاعدہ معلوم ہے وہی حکم ہوا۔ وا یعنی دونوں فرقے تو سچ نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہے ایک جھوٹا ہے۔ تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو۔ اس میں ان کا جواب ہے جو اس زمانے میں بعضے لوگ کہتے ہیں دونوں فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرورت ہے جھگڑنا۔

فتح الرحمٰن وا یعنی اذن شفاعت داد ۱۲

جانوں پر ظلم کیا اور اپنا بہت بڑا نقصان کیا ممکن ہے انھوں نے زبان قال سے یہ دعا مانگی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ زبان حال سے ہو۔ یعنی انھوں نے جب ان نعمتوں کی ناشکری کی تو گویا یہ مطالبہ کیا کہ بستیاں برباد کر کے ان کے سفروں کو دراز کر دیا جائے۔ بہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالی۔ ویمکن ان یقال قالوا ربنا بعد بلسان الحال ای لما کفروا فقد طلبوا ان یبعد بین اسفارھم ویخرب المعمور من دیارھم (کبیر ج ۷، ص ۱۳۱ ۱۴۱) اہل سبا نے ناشکری کی تو ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا یعنی ان پر طوفان بھیج کر ان کے باغوں اور ان کی آبادیوں کو تباہ و ویران کر دیا اور ان کی جمعیت کو متفرق و منتشر کر دیا۔ اس طرح ان کا حال لوگوں کے لئے افسانہ بن گیا۔ ہر صابر اور شکر گذار بندے کے لئے ان کے حال میں عبرت و نصیحت کی نشانیاں ہیں۔

۲۱ه ولقد صدق الخ ابلیس کا گمان ان کے بارے میں صحیح نکلا۔ ابلیس نے کہا تھا ولا تجد اکثرھم شکرین (اعراف ع ۲) اے اللہ! تو اولادِ آدم میں سے بہتوں کو شکر گذار نہیں پائے گا۔ میں ان کو سبز باغ دکھا کر اپنے پیچھے لگا لوں گا چنانچہ اہل سبا ابلیس کے ورغلانے میں آگئے اور اس کے پیچھے لگ گئے۔ البتہ مومنوں کی ایک جماعت نے ابلیس کی پیروی نہ کی اور حق پر ثابت قدم رہے۔ من المومنین میں من بیانیہ ہے ای الا فریقا منھم المومنون لم یتبعوہ علی ان "من" بیانیۃ (روح جلد ۲۲ ص ۱۳۲)

۲۲ه وما کان الخ بنی آدم کو گمراہ کرنے پر شیطان کو مسلط کرنے کی تکوینی مصلحت امتحان و ابتلا ہے تاکہ یہ حقیقت واضح اور آشکارا ہو جائے کہ مخلص مومن کون ہے اور منافق اور مذبذب کون ہے۔ یعنی مومن و منافق متعین ہو جائیں اور ان میں امتیاز ہو جائے ویسے اللہ تعالیٰ تو سب کو جانتا ہی ہے اسے تو معلوم ہی ہے کہ مومن کون ہے یعنی لنری ونمیز المومن من الکافر واراد علم الوقوع والظھور اذ کان معلوما عندہ لانہ عالم الغیب (خازن ومعالم ج ۵ ص ۲۳۵)

۲۳ه قل ادعوا الخ امر برائے توبیخ ہے یہ چوتھے شبہ کا جواب ہے مشرکین فرشتوں کو بھی عند اللہ شفیع غالب سمجھتے تھے اور اسی لئے ان کی عبادت و تعظیم بجا لاتے۔ تاکہ وہ خوش ہو کر خدا کے یہاں ان کی سفارش کریں۔ وراجعھا قول من قال انا نعبد الاصنام التی ھی صور الملائکۃ لیشفعوا لنا الخ (کبیر ج ۷، ص ۱۵۱) فرمایا جن کو تم اپنے کارساز اور سفارشی سمجھتے ہو انہیں حاجات میں پکار تو دیکھو ان میں سے کوئی بھی تمہارے کام نہیں آئے گا اور وہ تمہارے کام آبھی کس طرح سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود عاجز اور بے بس ہیں اور زمین و آسمان میں ایک ذرے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ نہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ اس کائنات کو پیدا کرنے میں اور سارے جہان کا نظم و نسق چلانے میں اللہ تعالیٰ کو ان میں سے کسی کے تعاون کی ضرورت ہی ہے ۲۴ه ولا تنفع الشفاعۃ الخ اس میں نفی شفاعت قہری کا بیان ہے اور فرشتوں کے شفیع مستقل ہونے کا رد ہے باقی رہا سفارش کا معاملہ تو یہ مزعومہ سفارشی تمہاری سفارش بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سفارش اللہ کی طرف سے اجازت پر موقوف ہے اور مشرک کے حق میں کسی نبی، ولی یا فرشتے کو سفارش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ قال تعالیٰ فی ابطال قولھم ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ فلا فائدۃ لعبادتکم غیر اللہ فان اللہ لا یاذن فی الشفاعۃ لمن یعبد غیرہ (کبیر) الا لمن اذن لہ اس سے مراد مشفوع لہ ہے یعنی صرف اس شخص کے حق میں سفارش نافع ہوگی جس کی سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی مراد مومن ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے الا من شھد بالحق (زخرف ع ۷) یعنی حق (توحید) کی شہادت دے اور ایک جگہ ارشاد ہے الا لمن ارتضیٰ (انبیاء ع ۲) یعنی جس کو اللہ پسند فرمائے۔ حاصل یہ ہے کہ مشرک کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت ہی نہیں ہوگی اس کی پوری تحقیق سورۂ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے ملاحظہ ہو حاشیہ (۵۰۱) ص ۱۲۵)

۲۵ه حتی اذا الخ یہ ماقبل سے ترقی ہے یعنی فرشتوں کا شفیع غالب ہونا تو ایک طرف رہا وہ تو اللہ کا حکم سن کر ہی ہیبت سے کانپ اٹھتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جبروت اور فرشتوں کی عاجزی کا بیان ہے جب اللہ کی طرف سے فرشتوں کو کوئی حکم ملتا ہے تو گھبراہٹ اور ہیبت کی وجہ سے فرشتوں میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور جب گھبراہٹ اور ہیبت دور ہو جاتی ہے تو نیچے والے فرشتے اوپر والوں سے پوچھتے ہیں ذات باری تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے کہ حق ہی ارشاد ہوا ہے، خطرے کی کوئی بات نہیں: تب انھیں سکون و قرار حاصل ہوتا ہے جن فرشتوں کا یہ حال ہو کہ بارگاہِ ایزدی سے کوئی حکم سن کر ہی کانپ اٹھیں بھلا انھیں یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں ابتداءً سفارش کے لئے لب کشائی کر سکیں۔ وھو العلی الکبیر یہ علیحدہ جملہ ہے یعنی وہ بہت بلند شان اور عظمت و کبریاء کا مالک ہے۔ اور کوئی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ نہ اس کے ملک اور اختیار و تصرف میں کوئی دست اندازی کر سکتا ہے ۲۶ه قل من یرزقکم الخ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ (علی سبیل الاعتراف من الخصم) مشرکین سے پوچھیں کہ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین پر نباتات اگا کر تمہاری روزی کا سامان کون کرتا ہے اس سوال کا جواب چونکہ ایک ہی ہے جس سے مشرکین کو بھی انکار نہیں اس لئے حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ آپ ہی جواب دیں کہ اللہ ہی سب کا رازق ہے اس لئے ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے اور مشرکین کے مزعومہ آلہہ اور کارساز کائنات میں تصرف کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ امر صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول تبکیتا للمشرکین بحملھم علی الاقرار بان آلھتھم لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموٰت ولا فی الارض وان الرزاق ھو اللہ عز وجل فانھم لا ینکرونہ (روح جلد ۲۲ ص ۱۴۰)

۲۷ه وانا او ایاکم الخ یہ پہلا طریق تبلیغ ہے یقیناً ہم یا تم مسئلہ توحید و شرک میں راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں تعریض و کنایہ کے ساتھ اہل توحید کا راہِ راست پر ہونا اور مشرکین کا کھلی گمراہی میں ہونا بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سارے جہان کے خالق، قادر مطلق اور متصرف علی الاطلاق کو کارساز سمجھنے والے اور عاجز و بے بس مخلوق کو کارساز سمجھنے والے دونوں ہی حق پر ہوں اس لئے لامحالہ اہل توحید ہی حق پر ہیں۔ اور مشرکین باطل پر ہیں۔ اس طریق تبلیغ سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ تبلیغ میں نرم لب لہجہ اور مؤثر ترین انداز اختیار کیا جائے۔

۲۸ه لا تسئلون الخ یہ دوسرا طریق تبلیغ ہے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا۔ تمہارے کفر و شرک کا مجھے کوئی نقصان نہیں میں جو تمہیں توحید کی دعوت دیتا ہوں تو اس سے صرف تمہاری بھلائی اور بہتری مقصود ہے ای انما اقصد بما ادعوکم الیہ الخیر لکم، لا انہ ینالنی ضرر کفرکم (قرطبی ج ۱۴ ص ۲۹۹)

۲۹ه قل یجمع الخ یہ تیسرا طریق تبلیغ ہے۔ دنیا میں تو واضح اور کھلے دلائل کے باوجود تم حق کا انکار کرتے ہو اور دلائل کا فیصلہ نہیں مانتے ہو آخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل حق کو جنت میں اور اہل شرک کو جہنم میں داخل کر کے اپنا فیصلہ ظاہر فرمائیگا تو اس فیصلے کے ماننے سے تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ عدل پر مبنی اور سراسر حق ہوگا۔

بِالْحَقِّ ۖ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ

انصاف کا اور وہی ہے قصہ چکانے والا سب کچھ جاننے والا تو کہہ مجھ کو دکھلاؤ تو سہی ۳۰ جن کو

أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

اس سے ملاتے ہو ساجھی قرار دے کر کوئی نہیں وہی اللہ ہے زبردست حکمتوں والا

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَ

اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا ۳۱ سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو

لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے کہتے ہیں ۳۲ کب ہے

هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ

یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ تمہارے لئے وعدہ ہے

يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۰﴾

ایک دن کا نہ دیر کرو گے اس سے ایک گھڑی نہ جلدی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا

اور کہنے لگے منکر ۳۳ ہم ہرگز نہ مانیں گے اس قرآن کو اور نہ

بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ

اس سے اگلے کو کبھی تو دیکھے جب کہ گنہگار کھڑے کئے جائیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ ۚ

اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات کو

يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ

کہتے ہیں وہ لوگ جو کمزور سمجھے جاتے تھے بڑائی کرنے والوں کو اگر تم نہ ہوتے

لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

تو ہم ایماندار ہوتے کہنے لگے بڑائی کرنے والے ۳۴ ان سے جو کہ

ع ۹ / ۳ / ۹

۱- ثمرہ دلائل گزشتہ ۱۲
۲- جواب سوال مقدر ۱۲
۳- شکوہ ۱۲
۴- جواب شکوی ۱۲
۵- شکوہ مع تخویف اخروی ۱۲

۳۰ قل اَرونی الخ یہ دلائلِ سابقہ کا ثمرہ ہے۔ جب سابقہ دلائل سے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ ہی سارے جہان کا خالق اور وہی ساری کائنات میں متصرف و مختار ہے اور مشرکین کے مزعومہ اٰلہہ عاجز اور بے بس ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ مشرکین سے فرمائیں مجھے کوئی دلیل تو بتاؤ کہ یہ معبودانِ باطلہ جنہیں تم نے خدا کا شریک بنا رکھا ہے جو نہ تمہیں روزی دیتے ہیں۔ نہ تدبیرِ عالم میں انہیں کوئی اختیار ہے وہ خدائے ذوالجلال کے کس طرح شریک بن سکتے ہیں۔ کلّا ہرگز نہیں! یہ معبودانِ باطلہ ہرگز خدا کے شریک نہیں بن سکتے۔ بل ھو اللہ الخ بلکہ وہ اللہ جو تمام صفاتِ کارسازی کا مالک، ہر ایک پر غالب اور حکیم مطلق ہے۔ وہی اکیلا سب کا کارساز اور معبودِ برحق ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ ای اَرونی بالحجۃ والدلیل کیف وجہ الشرکۃ وھل یملکون مثقال ذرّۃ او یرزقونکم (بحر ج ۷ ص ۲۸۰)

۳۱ وما ارسلنٰک الخ یہ سوالِ مقدر کا جواب ہے، مشرکین کہتے تھے ہمارا منہ مانگا معجزہ دکھا دو تو ہم تمہیں رسول صادق مان لیں گے۔ بقرینۃ ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صٰدقین۔ جواب میں ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو کائنات میں متصرف و مختار بنا کر نہیں بھیجا کہ ہر شخص کا مطالبہ پورا فرما دیں بلکہ آپ کو تو ہم نے تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے کہ آپ اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں کو پہنچائیں۔ ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری سنائیں اور نہ ماننے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ اور وہ اپنی جہالت اور حماقت کی وجہ سے بے جا اور غیر متعلق سوالات پوچھنے لگتے ہیں۔

۳۲ ویقولون الخ یہ شکوہ ہے مشرکین از راہِ استہزاء و تمسخر کہتے ہیں وہ قیامت کب آئے گی جب محق و مبطل کے درمیان آخری فیصلہ ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی آمد کا معین وقت بتاؤ۔ قل لکم الخ یہ جوابِ شکوی ہے۔ فرمایا اس وعدے یعنی قیامت کی آمد کا ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ ان نادانوں کی عجلت پسندی کی وجہ سے اپنا فیصلہ تبدیل نہیں فرمائے گا۔ اس لئے قیامت اپنے مقررہ وقت سے نہ پہلے آئے گی۔ اور نہ اس سے ایک لمحہ متاخر ہوگی

۳۳ وقال الذین کفروا الخ شکوہ مع تخویفِ اخروی۔ یہ کفار دنیا میں تو بڑے طمطراق سے کہتے ہیں کہ ہم نہ قرآن کو مانیں گے نہ ان کتابوں کو مانیں گے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں یعنی تورات و انجیل وغیرہ جن میں مسئلہ توحید بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ اصل وجۂ نزاع یہی ہے ای ما نزل قبل القراٰن من کتب اللہ (مدارک) لیکن انہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ ان کے اس عناد و انکار کا انجام کس قدر ہولناک ہونے والا ہے۔ ولو ترٰی ـــ تا ـــ ما کانوا یعملون۔ تخویفِ اخروی ہے۔ اور اس میں کفار و مشرکین کے انجامِ بد اور میدانِ حشر میں اپنے راہنماؤں سے ان کی گفتگو کا ذکر ہے۔ قیامت کے دن جب یہ ظالم مشرکین اپنے مولائے حقیقی کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان کے اور ان کے مشرک پیشواؤں کے درمیان حسبِ ذیل گفتگو ہوگی۔ اور دونوں ایک دوسرے کو ملامت کریں گے۔ یقول الذین استضعفوا الخ اَتباع و مریدین اپنے بڑوں اور پیشواؤں سے جنہوں نے ان کو اپنے پیچھے لگا کر گمراہ کیا، کہیں گے اگر تم ہمیں راہِ راست پر چلنے اور حق و صداقت کو قبول کرنے سے نہ روکتے تو یقیناً ہم توحید و رسالت پر ایمان لے آتے اور راہِ ہدایت پر گامزن ہو جاتے۔ مگر تم نے ہمیں ہدایت کو قبول کرنے سے روکا اور گمراہ کر دیا۔

۳۴ قال الذین استکبروا الخ پیشوایانِ شرک اور صنادیدِ کفر اپنے اتباع و اذناب کو جواب دیں گے۔ کیا جب تمہارے پاس ہدایت آچکی تھی اور تم نے اسے قبول کرنے کا پختہ عزم کر لیا تھا تو کیا ہم نے تمہیں اس پر ایمان لانے اور اسے قبول کرنے سے روکا تھا؟ یہ استفہامِ انکاری

ہے یعنی تم غلط کہتے ہو ہم نے تمہیں ایمان لانے سے ہرگز نہیں روکا تھا بلکہ تم خود مجرم ہو۔ تم نے اپنی مرضی سے ایمان پر کفر کو اور توحید پر شرک کو ترجیح دی اور ہدایت کو ٹھکرا کر گمراہی قبول کی۔ ای لسنا نحن الذین حلنا بینکم وبین الایمان بعد اذ صممتم علی الدخول فیہ بل انتم منعتم انفسکم حظھا باجرامکم وایثارکم الکفر علی الایمان (روح ج ۲۲ ص ۱۴۵) ۳۵؎ وقال الذین استضعفوا الخ اتباع ومریدین اپنے پیشواؤں کے جواب میں کہیں گے نہیں! نہیں! ہم خود گمراہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ہمیں تمہاری چالوں اور تدبیروں ہی نے گمراہ کیا جو تم رات اور دن میں سوچا کرتے تھے۔ مکر الیل۔ مکر کا مضاف الیہ حذف کر کے ظرف کو اس کے قائم مقام رکھا گیا ہے۔



اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ
کمزور کئے گئے تھے کیا ہم نے روکا تم کو حق بات سے تمہارے پاس
اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
پہنچ چکنے کے بعد کوئی نہیں تم ہی تھے گنہگار اور کہنے لگے وہ لوگ جو
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ
کمزور کئے گئے تھے ۳۵؎ بڑائی کرنے والوں کو کوئی نہیں پر فریب سے رات
النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ
دن کے ۱؎ جب تم ہم کو حکم کیا کرتے کہ ہم نہ مانیں اللہ کو اور ٹھہرائیں اسکے ساتھ
اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَ
برابر کے ساجھی اور چھپے چھپے پچتانے لگے ۳۶؎ جب دیکھ لیا عذاب اور
جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ
ہم نے ڈالے ہیں طوق گردنوں میں منکروں کے وہی بدلہ پاتے ہیں
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
جو عمل کرتے تھے اور نہیں بھیجا ہم نے ۳۷؎ کسی بستی میں کوئی
نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا
كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّ
ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے ہم زیادہ ہیں مال اور اولاد میں اور
مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
ہم پر آفت نہیں آنے والی تو کہہ میرا رب ہے ۳۸؎ جو کشادہ کر دیتا ہے روزی
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾
جس کو چاہے اور ماپ کر دیتا ہے لیکن بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے

ع ۴ / ۱۰



۳۷؎ تخویف دنیوی ۱۲
۳۸؎ توحید پر تیسری عقلی دلیل اور کفار کے مذکورہ بالا زعم باطل کا جواب ۱۲

ای بل صدنا مکرکم بنا باللیل والنہار فحذف المضاف الیہ واقیم مقامہ الظرف اتساعاً (ابو السعود ج ۶ ص ۷۲۱) ۳۶؎ واسروا الخ مشرک اتباع و متبوعین چونکہ دونوں گروہ ہی مجرم ہیں اور دونوں کو اپنے اپنے مجرم ہونے کا احساس بھی ہوگا لیکن ذلت و رسوائی سے بچنے کے لئے وہ کئی بہانے اور باتیں بنائیں گے۔ آخر جب کوئی بہانہ کام نہ آئے گا اور وہ عذاب کا مشاہدہ کر لیں گے جو ان کے لئے تیار ہے تو وہ اپنی رسوائی پر مزید پردہ ڈالنے کے لئے اپنی پشیمانی اور ندامت کو چھپائیں گے۔ اور پشیمانی کے قول وفعل سے اظہار کے بجائے دل ہی دل میں نادم و پشیمان ہوں گے۔ اب ان مجرموں کے گلوں میں لوہے کے طوق ڈال کر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جیسے بُرے ان کے اعمال تھے ویسی ہی ان کو سخت سزا ملیگی۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ "اسرار" کے تین معنی ہیں۔ اظہار، اخفاء، اور دل میں پشیمان ہونا۔ یہاں تینوں معنی بن سکتے ہیں لیکن تیسرا معنی زیادہ مناسب ہے ۳۷؎ وما ارسلنا الخ یہ تخویفِ دنیوی ہے۔ ہم نے جب کبھی کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا تو وہاں کے دولت مند اور غرور پسند طبقہ نے متکبرانہ انداز میں ان سے کہا تم جو پیغام لے کر آئے ہو ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وقالوا نحن اکثر اموالا الخ ہم تم سے مال و دولت اور آل و اولاد میں زیادہ ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی قسم کا کوئی عذاب نہیں ہوگا اگر ہم اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اور لائق سزا ہوتے تو وہ دفورِ دولت اور کثرتِ اولاد سے کیوں ہمارا اعزاز و اکرام فرماتا۔ ارادوا انھم اکرم علی اللہ من ان یعذبھم نظرا الی احوالھم فی الدنیا وظنوا انھم لو لم یکرموا علی اللہ لما رزقھم اللہ (مدارک) ۳۸؎ قل ان ربی الخ یہ توحید پر تیسری عقلی دلیل ہے۔ اور کافروں کے مذکورہ بالا زعمِ باطل کا جواب بھی ہے۔ رزق جو ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور پھر رزق کی تنگی اور فراخی بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس لئے وہی ساری کائنات کا الٰہ اور کارساز ہے۔ نیز رزق کی فراخی اور تنگی اللہ تعالیٰ کی تکوینی مصلحتوں پر مبنی ہے۔ اس لئے کثرتِ دولت عند اللہ معزز و محترم ہونے کی دلیل نہیں۔ نہ قلت مال عند اللہ مبغوض ہونے کی دلیل ہے۔ لہٰذا مشرکین کا کثرتِ مال و اولاد پر اترانا اور فخر کرنا بے سود ہے۔

---

فتح الرحمٰن ۱؎ یعنی مکر شما کہ پیوستہ در سعی آں بود دید ۱۲

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا

اور تمہارے مال ۳۹ اور تمہاری اولاد وہ نہیں کہ نزدیک کردیں ہمارے پاس

زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

تمہارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو ان کے لئے ہے

جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ

بدلہ دونا ان کے کئے کام کا اور وہ جھروکوں میں بیٹھے ہیں

اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ

دل جمعی سے اور جو لوگ دوڑتے ہیں ۴۰ ہماری آیتوں کے ہرانے کو وہ

فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

عذاب میں پکڑے ہوئے آتے ہیں تو کہہ میرا رب ہے ۴۱ جو کشادہ کردیتا ہے روزی

لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

جس کو چاہے اپنے بندوں میں اور ماپ کردیتا ہے اور جو خرچ کرتے ہو

مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوْمَ

کچھ چیز وہ اس کا عوض دیتا ہے اور وہ بہتر ہے روزی دینے والا اور جس دن

یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ

جمع کرے گا ۴۲ ان سب کو پھر کہے گا فرشتوں کو کیا یہ لوگ تم کو

كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ

پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے پاک ذات ہے تیری ہم تیری طرف میں ہیں

دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

نہ ان کی طرف میں نہیں پر پوجتے تھے جنوں کو وا یہ اکثر انہی پر

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا

اعتقاد رکھتے تھے آج ۴۳ تم مالک نہیں ایک دوسرے کے بھلے کے



۳۹ وما اموالکم الخ یہ زجر ہے۔ زلفٰی۔ تقرب کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ۔ یہ خطاب کفار سے ہے یعنی مال واولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب وکرامت کی دلیل نہیں ہے الا من اٰمن الخ استثناء منقطع ہے اور یہ مومنین کے لئے بشارتِ اخروی ہے فاولٰئک کی خبر محذوف ہے۔ ای مقربون اور لھم جزاء الضعف الخ جملہ ماقبل کا معلول ہے قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالےٰ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ خدا کے یہاں مقرب ہیں اور اسی وجہ سے انہیں ان کے اعمال کی دگنی جزا ملے گی۔ اور وہ جنت کے بالاخانوں میں امن و سکون سے رہیں گے۔ جزاء الضعف میں اضافت بیانیہ ہے۔ ۴۰ والذین یسعون الخ یہ کافروں کے لئے تخویفِ اخروی ہے جو قرآنی دلائل کے باطل کرنے کے زعم باطل میں آیتوں پر محض عناداً طعن وتشنیع کرتے ہیں اور اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے سبقت لے جائیں گے۔ ایسے معاندین کو عذاب جہنم میں مبتلا کیا جائے گا۔ معٰجزین ہرانے کی غرض سے مقابلہ کرنے والے ۴۱ قل ان ربی الخ یہ تیسری عقلی دلیل کا اعادہ ہے۔ وما انفقتم الخ رزق کی فراخی اور تنگی چونکہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بدل عطا فرمائے گا دنیا میں یا آخرت میں یا ہر دو سرا میں۔ ای یعطیکم خلفہ وبدلہ وذلک البدل اما فی الدنیا واما فی الاخرۃ (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۰۶) ۴۲ ویوم یحشرھم الخ یہ مشرکین کے لئے تخویفِ اخروی ہے جنہوں نے فرشتوں کو سفارشی اور کارساز سمجھ رکھا ہے۔ قیامت کے دن جب عابدین ومعبودین کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرمائے گا "کیا یہ (فرشتوں کے پجاریوں کی طرف اشارہ ہے) دنیا میں تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔ اور حاجات میں تمہیں پکارا کرتے تھے؟" قالوا سبحٰنک الخ فرشتے جواب میں عرض کریں گے۔ بارے الٰہا! تو تو ہر قسم کے شریک سے پاک ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ولایت و موالات کا کوئی تعلق نہیں تو ہی ہمارا ولی وناصر ہے ای انت الذی نوالیہ من دونھم لاموالاۃ بیننا وبینھم۔ (روح ج ۲۲ ص ۱۵۱) سبحٰنک ننزھک عن ان یکون غیرک معبودا وانت معبودنا ومعبود کل شیء (کبیر ج ۷ ص ۲۲) بل کانوا الخ حقیقت میں یہ لوگ جنات کی عبادت کیا کرتے تھے اور انہیں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے اور ان میں سے بہت سے جنوں کے کارساز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو ملیح جنات کی عبادت کرتے تھے۔ جنات کبھی ان کے سامنے ظاہر بھی ہوجاتے تو وہ سمجھتے یہ فرشتے ہیں اور یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان حیا یقال لھم بنو ملیح من خزاعۃ کانوا یعبدون الجن و یزعمون ان الجن تتراءی لھم وانھم ملائکۃ وانھم بنات اللہ الخ (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۰۹) ۴۳ فالیوم الخ آج تمہارے یہ مزعومہ معبود اور سفارشی تمہیں کسی قسم کا نفع نہیں پہنچا سکیں گے اور نہ تمہیں عذاب ہی سے بچا سکیں گے۔ اس لئے آج جہنم کے اس ہولناک عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ای لا یقع لکم نفع ممن کنتم ترجون نفعہ الیوم من الانداد والاوثان التی ادخرتم عبادتھا لشدائدکم وکربکم الیوم لا یملکون لکم نفعا ولا ضرا (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۴۲)

۳۹ زجر ۱۲
۴۰ بشارتِ اخروی ۱۲ تخویفِ اخروی ۱۲
۴۱ تیسری عقلی دلیل کا اعادہ ۱۲
۴۲ تخویفِ اخروی ۱۲

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی عبادتِ ملائکہ بجہتِ وسوسۂ شیاطین بود پس گویا عبادتِ شیاطین کردند۔ ۱۲۔

۴۴؎ واذا تتلی الخ یہ شکویٰ ہے مشرکین ضد وعناد میں اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ جب ان کے سامنے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری واضح اور روشن آیتیں پڑھتے ہیں تو ان میں غور
فکر کرنے اور انہیں ماننے کے بجائے وہ کہتے ہیں کہ اصل میں یہ شخص چاہتا ہے کہ ہمیں اپنے باپ دادا کے معبودوں اور ان کے دین سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگالے اور خود بڑا بن کر ہمیں اپنے
ماتحت کرلے۔ وقالوا ماھذا الا الخ اور یہ جو قرآن پڑھتا ہے اور جو دین ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے بتاتا ہے یہ سب اس کا اپنا ساختہ پرداختہ ہے۔ اللہ
کی طرف سے نہیں ہے وقال الذین کفروا الخ الحق سے نبوت اور معجزات مراد ہیں۔ للحق ای لامر النبوۃ التی معھا من خوارق العادۃ ما معھا (روح ۲۲ ج صـ۱۵۲)



وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ
نہ برے کے اور کہیں گے ہم ان گنہگاروں کو چکھو تکلیف اس آگ کی
الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
جس کو تم جھوٹ بتلاتے تھے اور جب پڑھی جائیں ۴۴؎ انکے پاس ہماری
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ
آیتیں کھلی کھلی کہیں اور کچھ نہیں مگر یہ ایک مرد ہے چاہتا ہے کہ روک دے تم کو
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ
ان سے جن کو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے اور کہیں اور کچھ نہیں یہ جھوٹ ہے
مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ
باندھا ہوا اور کہتے ہیں منکر حق بات کو جب پہنچے ان تک اور کچھ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ
نہیں یہ ایک جادو ہے صریح اور ہم نے نہیں دیں ان کو ۴۵؎ کچھ کتابیں کہ جن کو
يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ ؕ
پڑھتے ہوں اور بھیجا نہیں ان کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا
وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ
اور جھٹلایا ہے ۴۶؎ ان سے اگلوں نے اور یہ نہیں پہنچے دسویں حصہ کو اسکے جو ہم نے انکو دیا تھا
فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ
پھر جھٹلایا انہوں نے میرے بھیجے ہوؤں کو تو کیسا ہوا انکار میرا تو کہہ میں تو ایک ہی نصیحت ۴۷؎
بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
کرتا ہوں تم کو کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے نام پر دو دو اور ایک ایک پھر
تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
دھیان کرو کہ اس تمہارے رفیق کو کچھ سودا نہیں یہ تو ایک ڈرانے والا ہے ۴۸؎

ع ۵

ربط: یہ شکویٰ ہے۔ ۱۲ سے تخویف دنیوی ۱۳ سے ترغیب الی التوحید اور چوتھا طریق تبلیغ ۱۴



مشرکین ضد وعناد میں آکر نبوت اور معجزات کو صریح جادو قرار
دیتے ہیں ۴۵؎ وما اتینھم الخ ان مشرکین مکہ کے پاس
ہم نے کوئی آسمانی کتابیں بھی نہیں بھیجیں جنہیں وہ پڑھتے پڑھاتے
رہے ہوں اور ان میں شرک کی تعلیم ہو، نہ آپ سے پہلے ہم نے ان
میں کوئی رسول مبعوث کیا ہے جس نے انھیں شرک کی دعوت دی
ہو اور ترکِ شرک پر انہیں عذاب کی دھمکی دی ہو۔ اس لئے وہ
توحید کے انکار میں اور شرک پر قائم رہنے میں ہرگز معذور نہیں ہیں
اور ان کا کوئی عذر اور شبہ انہیں تکذیب کی گنجائش نہیں دے
سکتا۔ ای لم یقرؤا فی کتاب اوتوہ بطلان ما جئت
بہ ولا سمعوہ من رسول بعث الیھم ......
فلیس لتکذیبھم وجہ یتشبث بہ (قرطبی ج ۱۴ صـ۳۱۰) وہ اپنے گمراہ اور مشرک باپ دادا کے عمل کو دلیل بناتے
ہوئے ہیں جسے دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ کے مقابلے میں پیش
کرنا جہالت وحماقت ہے فالآیات البینات لا تعارض الا
بالبراھین العقلیۃ ولم یأتوا بھا او بالنقلیات و
ما عندھم کتاب ولا رسول غیرک الخ (کبیر ج ۷ صـ۲۲) ۴۶؎ وکذب الخ یہ تخویف دنیوی ہے مبلغوا
کی ضمیر فاعل سے مشرکین عرب مراد ہیں اور اتینھم کی ضمیر
مفعول الذین من قبلھم سے کنایہ ہے۔ قالہ الشیخ
قدس سرہٗ یعنی مشرکین مکہ سے پہلے جو قومیں گذر چکی ہیں انہیں
ہم نے اس قدر دولت، قوت، شان وشوکت اور دنیوی ساز و
سامان کی فراوانی عطا فرمائی تھی کہ مشرکین مکہ کے تمام وسائل و
اسباب ان کے وسائل کا عشر عشیر بھی نہیں جب ان قوموں نے
ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو بری طرح پکڑا اور ذلیل
و رسوا کر کے انہیں تہس نہس کردیا اور ان کی ساری دولت و
شوکت اور شیخی دھری کی دھری رہ گئی۔ یہ مشرکین مکہ تو ان کے
مقابلے میں کسی شمار میں بھی نہیں ہیں ۴۷؎ قل انما الخ یہ ترغیب
الی التوحید اور چوتھا طریق تبلیغ ہے۔ مشرکین از راہِ عناد و تعنت
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنون کی پھبتی کستے تھے۔ اللہ
تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ دیانت وامانت سے اس معاملے کا فیصلہ کرنے کی مشرکین کو دعوت دیں اور اپنی سچائی جانچنے کا انھیں یہ طریقہ بتائیں۔ آؤ تم دیانت اور اخلاصِ نیت سے خدا کو حاضر و ناظر
جان کر دو دو ہو کر یا تنہا تنہا ہو کر سوچو اور غور وفکر کرو کہ میں عرصہ دراز سے تم میں رہ رہا ہوں، میری امانت، راست گوئی۔ اصابت رائے اور میری فکری وذہنی صلاحیتوں کا تم ذاتی تجربہ رکھتے
ہو کیا میرا دماغ بگڑ گیا ہے اور مجھے جنون ہو گیا ہے کہ میں نے رسالت کا دعویٰ کردیا ہے۔ توحید کو حق اور شرک کو باطل کہتا ہوں اور دوبارہ جی اٹھنے اور آخرت کے حساب کتاب کو حق قرار دیتا
ہوں ثم تتفکروا فی انتفاء الجنۃ عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فان اثبات ذلک لا یصح ان یتصف بہ من کان ارجح قریش عقلا واثبتھم ذھنا واصدقھم
قولا وازکاھم نفسا ومن ظھر علی یدیہ ھذا القرآن المعجز فیعلمون بالفکرۃ ان نسبتہ للجنون لا یمکن (بحر ج ۷ صـ۲۹۱) ۴۸؎ ان ھو الا الخ اسے جنون

موضح قرآن ف یعنی چاہیئے غنیمت جانیں۔

نہیں وہ تو اللہ کا سچا پیغمبر ہے اور تمہارا مخلص خیر خواہ ہے جو تمہیں ہولناک عذاب کی آمد سے پہلے ہی تمہیں اس سے خبردار کر رہا ہے ۴۹ قل ماسألتکم الخ یہ پانچواں طریق تبلیغ ہے آپ فرما دیں میں تبلیغ حق پر تم سے کوئی اجرت یا چندہ وغیرہ نہیں مانگتا۔ اگر میں کوئی چندہ یا اجرت مانگوں تو وہ تم ہی لے لینا۔ یہ سرے سے اجرت نہ لینے سے کنایہ ہے۔ والمراد نفی السؤال رأساً (روح ج ۲۲ ص ۱۵۵) ان اجری الخ میری اجرت تو اللہ کے ذمہ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے اور میری سچائی اور خلوص نیت کو جانتا ہے ۵۰ قل ان ربی الخ یہ چھٹا طریق تبلیغ ہے۔ میرا پروردگار جو ہر چھپی چیز کو جانتا ہے حق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے اور وحی کے ذریعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل فرماتا ہے تاکہ وہ اس کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ یقذف بالحق یلقیہ و ینزلہ الی انبیائہ (مدارک) ای یبین الحجۃ و یظہرھا (قرطبی) ۵۱ قل جاء الخ یہ ساتواں طریق تبلیغ ہے۔ آپ فرما دیجئے اب حق کا مقابلہ کرنا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ اب حق غالب آچکا ہے اور باطل بے جان ہو چکا ہے۔ باطل میں اب حق کا مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی ای ذھب واضمحل بحیث لم یبق لہ اثر (روح ج ۲۲ ص ۱۵۶) یا باطل سے معبودانِ باطلہ مراد ہیں یعنی معبودِ باطل نہ ابتداءً کسی کو پیدا کر سکتا ہے نہ کسی مرے ہوئے کو زندہ کر سکتا ہے ۵۲ قل ان ضللت الخ یہ آٹھواں طریق تبلیغ ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، غلط بات اور گمراہی کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔ اگر میں جھوٹ کہوں گا اور تمہیں گمراہی کی دعوت دوں گا تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور اگر میں راہِ راست پر چل رہا ہوں تو وحی ربانی کی بدولت فبما یوحی الی ربی۔ باء سببیہ ہے اور یہ توحید پر دلیل وحی ہے۔ میں جس صراطِ مستقیم اور راہِ توحید کی طرف بلا رہا ہوں اس کی راہنمائی مجھے وحی الٰہی سے ہوئی ہے ۵۳ ولو تری الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ فلا فوت یعنی بھاگ نہ سکیں گے واخذوا الخ یہ بھی اسی سے کنایہ ہے قیامت کے دن جب وہ میدانِ حشر کی ہولناکی سے گھبرائیں گے تو اس وقت وہ کہیں بھاگ کر جان نہیں بچا سکیں گے۔ اور انہیں پکڑ لینا نہایت ہی آسان ہوگا۔ وحیثما کانوا فھم من اللہ قریب لا یفوتونہ ولا یعجزونہ (معالم و خازن ج ۵ ص ۲۴۳) ۵۴ وقالوا اٰمنا الخ التناوش پکڑنا۔ اور مکان بعید سے مراد دنیا ہے جو ایمان لانے کی جگہ تھی جو آخرت سے اب دور نکل چکی ہے۔ آخرت کا عذاب دیکھ کر مشرکین و کفار کہیں گے ہم اللہ کی توحید اور اس کے پیغمبر کی رسالت پر ایمان لے آئے لیکن جو ایمان قابل اعتبار ہے وہ تو دنیا کا ایمان ہے اور دنیا اب بہت دور نکل چکی ہے اور اتنی دور سے اب وہ کسی طرح بھی ایمان حاصل نہیں کر سکتے! انی لھم تناول الایمان فی الاٰخرۃ وقد کفروا بہ فی الدنیا (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۱۶) ۵۵ وقد کفروا بہ الخ ای یقال یعنی کہا جائے گا۔ آخرت سے پہلے وہ دنیا میں کفر کر چکے ہیں جو ایمان لانے کی جگہ تھی اس لئے اب ایمان لانا بے فائدہ ہے۔ ویقذفون الخ جب دنیا میں تھے تو حق سے بہت دور تھے اور اٹکل کے تیر چلاتے تھے یعنی آخرت جو ان دیکھی چیز تھی۔ کے بارے میں دنیا میں جو آخرت سے بہت دور تھی اٹکل سے باتیں کرتے تھے۔ اور حشر و نشر اور آخرت کا انکار کرتے تھے ۵۶ وحیل الخ حیل اور فعل دونوں بمعنی مضارع ہیں مشرکین قیامت کے دن کئی آرزوئیں کریں گے۔ توبہ قبول ہو جائے۔ ایمان قبول ہو۔ دنیا میں واپس بھیج دیے جائیں۔ عذاب سے نجات مل جائے وغیرہ وغیرہ لیکن ان کی کوئی آرزو



لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ

تم کو ایک بڑی آفت کے آنے سے تو کہہ جو میں نے تم سے مانگا ہو ۴۹

مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ

کچھ بدلہ سو وہ تم ہی رکھو میرا بدلہ ہے اسی اللہ پر اور اس کے

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ

سامنے ہے ہر چیز تو کہہ میرا رب ۵۰ پھینک رہا ہے سچا دین اور وہ جانتا

الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا

ہے چھپی چیزیں ف۱ تو کہہ آیا دین سچا ۵۱ اور جھوٹ تو کسی چیز کو نہ پیدا کرے اور نہ

يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَ

پھیر کر لائے تو کہہ اگر میں بہکا ہوا ہوں ۵۲ تو بہکوں گا اپنے ہی نقصان کو اور

إِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾

اگر ہوں سیدھے رستہ پر تو اس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہے مجھ کو میرا رب۔ بیشک وہ سب کچھ سنتا ہے نزدیک

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ

اور کبھی تو دیکھے ۵۳ جب یہ گھبرائیں پھر نہ بچیں بھاگ کر اور پکڑے ہوئے آئیں نزدیک

قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ

جگہ سے ف۱ اور کہنے لگیں ہم نے اس کو یقین مان لیا ۵۴ اور اب کہاں ان کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے

بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن

بعید جگہ سے ف۲ اور اس سے منکر رہے ۵۵ پہلے سے اور پھینکتے رہے بن دیکھے نشانہ پر

مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

دور کی جگہ سے اور رکاوٹ پڑ گئی ۵۶ ان میں اور ان کی آرزو میں جیسا کہ کیا گیا ہے

بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

ان کے طریقہ والوں کے ساتھ اس سے پہلے وہ لوگ تھے ایسے تردد میں جو چین نہ لینے دے

ع ۶ ۱۲



موضح قرآن ف۱ یعنی اوپر سے اتارتا ہے ف۲ یعنی ایمان لانے کا وقت نہ رہا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی گرفتہ شوند بآسانی ۱۲ ف۲ یعنی بظن می گویند ۱۲

پوری نہ ہونے دی جائے گی۔ ان کے اور ان کی آرزؤں کے درمیان آڑ حائل کردی جائے گی۔ جیسا کہ ان کے دوسرے ہم مشربوں سے بھی یہی سلوک کیا جائے گا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں بھی دین اسلام کی سچائی اور توحید کے بارے میں بڑے شک اور تذبذب میں تھے اور انہیں اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اس لئے آخرت میں بھی وہ حیران وسرگرداں رہیں گے۔ اور انہیں سکون میسر نہ ہوگا۔ فی شك ای من امر الرسل والبعث والجنة والنار وقیل فی الدین والتوحید والمعنی واحد (قرطبی ج ۴ ص ۳۱۴) شك مریب الیا شک جو نہایت قوی ہو اور انسان کو قلق اور اضطراب میں ڈال دے قال ابن عطیة الشك المریب اقوی ما یکون من الشك (روح ج ۲۲ ص ۱۶۰)

---

# سورۂ سبا میں آیاتِ توحید

# اور

# اُس کی خصوصیات

۱۔ الحمد للہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ۔ تا ۔ وھو الرحیم الغفور ○ (ع ۱) نفی شرک فی التصرف ونفی شرک فی العلم۔

۲۔ علم الغیب لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ ۔ تا ۔ الا فی کتاب مبین۔ (ع ۱) نفی شرک فی العلم۔

۳۔ قل ادعوا الذین زعمتم۔ تا۔ وما لہ منھم من ظھیر ○ (ع ۳) نفی شرک فی التصرف (شرک اعتقادی)

۴۔ ولا تنفع الشفاعۃ ۔ تا ۔ وھو العلی الکبیر ○ (ع ۳) نفی شفاعت قہری۔

۵۔ قل من یرزقکم من السموات والارض ط قل اللہ ط (ع ۳) نفی شرک فی التصرف

۶۔ قل ارونی الذین الحقتم بہ شرکاء کلا ط بل ھو اللہ العزیز الحکیم (ع ۳) نفی شرک ہر قسم۔

۷۔ قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ولکن اکثر الناس لا یعلمون ○ (ع ۴) نفی شرک فی التصرف۔

۸۔ ویوم یحشرھم جمیعا۔ تا ۔ التی کنتم بھا تکذبون ○ (ع ۵) نفی شرک فی التصرف ونفی شفاعتِ قہری۔

# سُورۂ فاطر

لے

**ربط** سورۂ فاطر کو سورۂ سبا کے ساتھ نامی ربط یہ ہے کہ سورۂ سبا میں نفی شفاعتِ قہری کا مسئلہ ذکر کیا گیا اور شبہات کا جواب دیا گیا اور بتایا گیا کہ قوم سبا کو انکار و کفران کی دنیا ہی میں سزا دی گئی۔ اب سورۂ فاطر میں دلائل مذکور ہوں گے الحمد للہ فاطر السموات الخ تمام صفاتِ کارسازی اللہ کے ساتھ خاص ہیں جو زمین و آسمان کا فاطر (خالق) ہے جس کے نہ ماننے سے عذاب دیا گیا۔

معنوی ربط یہ ہے۔ سورۂ سبا میں نفی شفاعتِ قہری کا مضمون ذکر کیا گیا اور انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور جنات کے بارے میں شبہات کا جواب دیا گیا کہ وہ ہرگز شفیع غالب نہیں ہوسکتے۔ اب سورۂ فاطر میں مذکور ہوگا کہ (جب اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں تو) ہر قسم کی عبادت اللہ ہی کے لئے بجا لاؤ۔ اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی ہی کو پکارو۔

**خلاصہ** اس سورت میں نفی شرک اعتقادی (شرک فی التصرف) کا مضمون ذکر کیا گیا ہے کہ ساری کائنات کا مالک اور خالق اور سارے عالم میں متصرف و مختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں صرف اسی ہی کو پکارو۔ اس دعوے پر بارہ دلائل ذکر کئے گئے ہیں۔ گیارہ عقلی اور ایک دلیل وحی۔ دلائل کے ساتھ ساتھ تین جگہ دلائل کا ثمرہ بھی ذکر کیا گیا ہے ایک جگہ اجمالاً اور دو جگہ تفصیلاً اور ساتھ ہی موقع بموقع تخویفیں، بشارتیں اور زجریں بھی مذکور ہیں۔

## تفصیلی خلاصہ

پہلی عقلی دلیل الحمد للہ فاطر السموات ۔ تا ۔ علیٰ کل شیئ قدیرہ تمام صفات کارسازی اللہ کے ساتھ مختص ہیں۔ زمین و آسمان کا خالق بھی وہی ہے۔ فرشتوں کو بھی اسی نے پیدا فرمایا اور مختلف خدمات ان کے ذمے لگا دیں۔ تو فرشتے خدام ہوئے نہ کہ کارساز، کارساز وہی ہے جو تمام صفاتِ کارسازی کا مالک اور ساری کائنات اور فرشتوں کا خالق ہے جو خدام ہیں۔ دوسری عقلی دلیل ما یفتح اللہ للناس ۔ تا ۔ وھو العزیز الحکیمہ رحمت و برکت کا دروازہ کھولنا اور بند کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس لئے وہی کارساز ہے اور حاجات میں اسی کو پکارو۔ یا یھا الناس اذکروا الخ یہ ترغیب الی التوحید ہے۔ ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس کی نعمتوں کو یاد رکھو اور اللہ کا شکر ادا کرو اور اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانو۔ تیسری عقلی دلیل ھل من خالق ۔ تا ۔ فانی تؤفکون ہ یہ پہلا اور مختصر ثمرہ بھی ہے جو پہلی دونوں دلیلوں پر مرتب ہے۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی رازق نہیں لہٰذا اس کے سوا کارساز اور حاجت روا بھی کوئی نہیں۔ پہلی اور دوسری دلیل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق ہے اور رحمت و برکت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے تو اس کا نتیجہ و ثمرہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی خالق و رازق نہیں۔ وان یکذبوک الخ تسلی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا یھا الناس ان وعد اللہ حق تا ۔ لھم عذاب شدید ہ تخویف اخروی ہے والذین آمنوا الخ یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے افمن زین لہ ۔ تا ۔ یصنعون (۲۶) زجر ہے جن لوگوں کو اپنی بداعمالیاں بھی اچھی معلوم ہوتی ہیں ان کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے آپ ان کی وجہ سے اپنی جان کو دکھ میں نہ ڈالیں۔

چوتھی عقلی دلیل واللہ الذی ارسل ۔ تا ۔ کذالک النشورہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے مینہ برسا کر بنجر اور ناکارہ زمین کو زرخیز اور شاداب بناتا ہے لہٰذا وہی کارساز ہے من کان یرید العزۃ الخ یہ ایک شبہ کا ازالہ ہے مشرکین اس خیال سے معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں کہ انہیں عزت و شوکت حاصل ہوجائے۔ فرمایا جو لوگ عزت و عظمت چاہتے ہیں ان کو لازم ہے کہ وہ خالصۃً اللہ ہی کو حاجات میں پکارا کریں کیونکہ عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے۔ والذین یمکرون السیئات الخ یہ منکرین کے لئے تخویف اخروی ہے۔

پانچویں عقلی دلیل۔ واللہ خلقکم ۔ تا ۔ علی اللہ یسیرہ اللہ تعالیٰ نے کمال قدرت سے تمہارے جدِ اعلیٰ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور پھر قطرۂ آب سے اس کی نسل کا سلسلہ جاری کیا۔ شکم مادر میں بچہ پر جو کچھ گذرتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر ایک کی عمر کا اندازہ بھی اسے معلوم ہے۔ سب کا خالق بھی وہی اور عالم الغیب بھی وہی اس لئے کارساز بھی وہی ہے لہٰذا حاجات میں مافوق الاسباب اسی کو پکارو۔

چھٹی عقلی دلیل۔ وما یستوی البحران ۔ تا ۔ ولعلکم تشکرون ہ شیریں اور کھاری پانی کے سمندر بھی اسی نے پیدا کئے۔ پھر ان میں تمہاری خوراک کے لئے مچھلیاں اور زینت و آرائش کے لئے قیمتی جواہرات پیدا کئے اور وہی سمندروں میں چلنے والی کشتیوں کو سہارا دیتا ہے تاکہ تم ان کے ذریعے تجارت سے نفع کماؤ۔ جس نے یہ ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔

ساتویں عقلی دلیل۔ یولج الیل فی النھار ۔ تا ۔ یجری لاجل مسمیٰ رات دن کی آمد و رفت، ان کا گھٹنا اور بڑھنا۔ سورج اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظام شمسی جو ساری کائنات سے عبارت ہے۔ اللہ کے اختیار و تصرف میں ہے۔ ذلکم اللہ ربکم ۔ تا ۔ ولا ینبئک مثل خبیر۔ یہ دلائل سابقہ کا دوسرا اور تفصیلی ثمرہ ہے مذکورہ دلائل میں جو اوصاف ذکر کئے گئے ہیں ان سے جو ذات متصف ہے حقیقت میں وہی تم سب کی مالک اور کارساز ہے۔ ساری کائنات میں اسی کا تصرف و سلطان ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اے مشرکین! اللہ کے سوا تم جن خودساختہ معبودوں کو پکارتے ہو۔ وہ تو ایک تنکے کے بھی مالک نہیں۔ اور پھر تمہاری دعا اور پکار کو سن بھی نہیں سکتے اور اگر بفرض محال سن بھی

لیں تو تمہاری مقصد برآری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ تمہاری دعا اور پکار سے ان کی بے خبری کا یہ عالم ہے کہ قیامت کے دن وہ صاف کہہ دیں گے کہ ہمیں تو تمہارے اس مشرکانہ فعل کی خبر تک نہ تھی۔ جن کے عجز اور بے خبری کا یہ حال ہو وہ کس طرح کارساز بن سکتے ہیں۔

آٹھویں عقلی دلیل یا یھا الناس انتم الفقراء ۔ تا ۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز ہ (ع ۳) جن و بشر اور فرشتے سب اللہ کے محتاج ہیں لیکن اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ وہ چاہے تو سب انسانوں کو یکدم ختم کر کے ان کی جگہ اور انسان پیدا کرلے۔ یہ اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس لئے وہی متصرف ومختار اور سب کا کارساز ہے ولا تزر وازرۃ الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ انما تنذر الذین یخشون ربھم الخ یہ بشارت اخروی ہے وما یستوی الاعمی والبصیر ۔ تا ۔ من فی القبور ہ یہ مومن وکافر اور توحید و شرک کی تمثیلات ہیں۔ ان انت الا نذیر ۔ تا ۔ خلا فیھا نذیر تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وان یکذبوک ۔ تا ۔ فکیف کان نکیر ہ تسلیہ مع تخویف دنیوی ۔

نویں عقلی دلیل ۔ الم تران اللہ ۔ تا ۔ مختلف الوانہ کذلک (ع ۴) آسمان سے مینہ برسانا اور زمین سے مختلف الوان واقسام کے پھل اور میوے پیدا کرنا پہاڑوں میں سفید، سرخ اور سیاہ وغیرہ مختلف رنگوں کے پتھر، انسانوں اور چوپاؤں میں رنگوں کا اختلاف۔ یہ سب اس کے کمال قدرت وصنعت کی نشانیاں ہیں۔ اس قادر وتوانا کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ انما یخشی اللہ الخ یہ زجر ہے۔ ان الذین یتلون ۔ تا ۔ انہ غفور شکور ہ بشارت اخروی ہے۔

دلیل وحی ۔ والذی اوحینا ۔ تا لخبیر بصیر ہ قرآن کی صورت میں ہم نے آپ کے پاس جو وحی بھیجی ہے اس میں جو مسئلہ توحید بیان کیا ہے وہ سراپا حق ہے۔ ثم اورثنا الکتب ۔ تا ۔ ولا یمسنا فیھا لغوب ہ کتاب اللہ کی خدمت کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی۔ والذین کفروا ۔ تا ۔ من نصیر ہ منکرین کے لئے تخویف اخروی۔

دسویں عقلی دلیل ۔ ان اللہ علم غیب السموات الخ (ع ۵) زمین وآسمان کی ہر پوشیدہ چیز کو اور دلوں میں چھپے ہوئے رازوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس لئے وہی کارساز اور حاجت روا ہے ھو الذی جعلکم ۔ تا ۔ ولا یزید الکفرین کفرھم الا خسارا ہ ترغیب الی الشکر مع تخویف اخروی۔ قل ارءیتم شرکاءکم ۔ تا ۔ الا غرورا یہ دلائل سابقہ کا دوسرا تفصیلی ثمرہ ہے گذشتہ دلائل سے واضح ہو گیا ہے کہ ساری کائنات کا خالق ومالک بلا شرکت غیرے اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا اس کے سوا کوئی کارساز اور پکارے جانے کے لائق نہیں۔ اب جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کیا زمین وآسمان کے پیدا کرنے میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اور اگر خالق ہوئے بغیر ہی وہ کارساز اور دعا پکار کے مستحق ہو گئے ہیں۔ تو اس کی کیا دلیل ہے؟ مشرکین سے دلیل عقلی اور نقلی کا مطالبہ کیا گیا اور وحی کا چونکہ امکان ہی نہیں ہے اس لئے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

گیارہویں عقلی دلیل ۔ ان اللہ یمسک السموات ۔ تا ۔ انہ کان حلیما غفورا ہ زمین کو اور آسمان کو اپنی اپنی جگہ اللہ ہی نے روک رکھا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ اس لئے ساری کائنات کا سہارا اور کارساز بھی وہی ہے۔ پہلی دلیل میں فرمایا زمین وآسمان کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور آخری دلیل میں فرمایا زمین اور آسمان کا نگہبان اور ان کو قائم رکھنے والا بھی وہی ہے۔ واقسموا باللہ ۔ تا ۔ ولن تجد لسنت اللہ تحویلا ہ زجر مع تخویف دنیوی اولم یسیروا فی الارض الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔

ف۲ الحمد للہ الخ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ حاجات ومشکلات اور مصائب وبلیات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو۔ اس کے سوا کسی پیغمبر، فرشتے اور جن وبشر کو مت پکارو اس مضمون کو بارہ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے جن میں گیارہ دلائل عقلیہ ہیں اور ایک دلیل وحی۔ بعض دلائل میں بیان کیا گیا ہے کہ سب کچھ کرنے والا اور ہر چیز پر قادر اللہ تعالیٰ ہی ہے اور بعض میں مذکور ہے کہ سب کچھ جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ کارساز اور حاجت روا بھی وہی ہے لہذا مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ یہ پہلی عقلی دلیل ہے جس کا پہلا جزو یعنی (الحمد للہ) تمام صفات کمال کا جامع ہے۔ یعنی تمام صفاتِ کارسازی اللہ کے ساتھ خاص ہیں وہ ہر چیز پر قادر بھی ہے اور ہر چیز کو جاننے والا بھی لہذا کارساز اور پکارے جانے



سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

سب خوبی اللہ کو ہے ف۲ جس نے بنا نکالے آسمان اور زمین ف۳ جس نے ٹھہرایا فرشتوں کو

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي

پیغام لانیوالے جن کے پر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار بڑھا دیتا ہے

الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ

پیدائش میں جو چاہے بے شک اللہ ف۴ ہر چیز کر سکتا ہے ف۱ جو کچھ کہ کھولدے

اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

اللہ ف۵ لوگوں پر رحمت میں سے تو کوئی نہیں اس کو روکنے والا اور جو کچھ روک رکھے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

تو کوئی نہیں اس کو بھیجنے والا اس کے سوائے ف۱ اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ

اے لوگو ف۶ یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر کیا کوئی ہے

خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ

بنانے والا ف۷ اللہ کے سوائے روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے کوئی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

حاکم نہیں مگر وہ پھر کہاں الٹے جاتے ہو اور اگر تجھ کو جھٹلائیں ف۸ تو

كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④

جھٹلائے گئے کتنے رسول تجھ سے پہلے اور اللہ تک پہنچتے ہیں سب کام



۱؎ پہلی عقلی دلیل ۱۲ ۲؎ دوسری عقلی دلیل ۱۲ ۳؎ تیسری عقلی دلیل ۱۲ ثمرۂ دلائل مذکورہ کا ۱۲

کے لائق بھی وہی ہے ف۳ فاطر السموات الخ سارے جہان کو اللہ ہی نے پیدا فرمایا۔ فرشتوں کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے بعض فرشتوں کو دو دو پر عطا فرمائے بعض کو تین تین اور بعض کو چار چار۔ فرشتوں کو اس نے مختلف خدمات میں لگا دیا۔ اسطرح فرشتے اس کے خدام اور اس کے حکم کے بندے ہیں لہذا وہ معبود اور کارساز نہیں ہو سکتے۔ یزید فی الخلق الخ وہ جس طرح چاہتا ہے پیدائش میں اضافہ کرتا ہے۔ وہ چار سے زیادہ بھی پر عطا فرما سکتا ہے۔ جیسا کہ جبریل علیہ السلام کو چھ سو پر عطا فرمائے قال ابن مسعود فی قولہ عز وجل (ولقد رأی من اٰیات ربہ الکبری) قال رأی جبریل فی صورتہ لہ ستمائۃ جناح (خازن جلد ۵ ص۲۹۶) ف۴ ان اللہ الخ یہ یزید فی الخلق الخ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت عامہ کا ذکر ہے کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے لہذا حاجات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔ فرشتے اس کے محکوم بندے ہیں وہ پکارے جانے کے لائق نہیں ہیں ف۵ ما یفتح اللہ الخ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ رحمت وبرکت اللہ کے قبضے میں ہے جس پر چاہے رحمت کے دروازے کھولدے اور جس پر چاہے بند کردے۔ وہ جس پر رحمت کے دروازے کھولدے انہیں کوئی بند نہیں کر سکتا اور جس پر بند کردے انہیں کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہ سب پر غالب ہے کوئی اس کے ارادے پر غالب نہیں آسکتا۔ اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں جب رحمت وبرکت کے دروازے کھولنا اور بند کرنا اسی کے اختیار میں ہے تو کارساز بھی وہی ہے لہذا مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو ف۶ یا ایھا الناس الخ یہ ترغیب الی التوحید ہے۔ تمام انسانوں کو اپنی نعمتیں یاد دلا کر ترغیب دی کہ اپنے خالق ومالک اور منعم حقیقی کو پہچانو، اس کی توحید پر ایمان لاؤ اسے ذات وصفات میں اور عبادت اور پکار میں وحدہٗ لاشریک مانو ف۷ ھل من خالق الخ یہ تیسری عقلی دلیل ہے اور پہلی دونوں دلیلوں کا ثمرہ بھی ہے یہ پہلا اور مختصر ثمرہ ہے یعنی دونوں دلیلوں سے ثابت ہو گیا کہ ساری کائنات کا خالق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اس کے سوا کوئی اور خالق ہے نہ رازق۔ لہذا لا الٰہ الا ھو اس کے سوا کوئی کارساز نہیں جسے حاجات میں دور ونزدیک سے پکارا جائے فانی تؤفکون۔ جب خالق بھی وہی ہے اور رازق بھی تو پھر تمہیں کہاں سے دھکا لگ رہا ہے اور تم کدھر بہکے جا رہے ہو کہ اپنے خالق ورازق کے علاوہ اس کی عاجز مخلوق کو کارساز سمجھ کر پکار رہے ہو یعنی ای وجہ تصرفون عن التوحید الی الاشراک مع اعترافکم بانہ الخالق والرازق لا غیر (مظہری ج ۸ ص۴۳) ف۸ وان یکذبوک الخ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ اگر یہ مشرکین آپ کو جھٹلاتے ہیں اور ضد وعناد میں آکر نہیں

موضح قرآن ف۱ بڑھاتا ہے یعنی چار سے زیادہ پر ہیں بعضوں کے، جبریل کے چھ سو ہیں۔ فتح الرحمٰن ف۱ یعنی غیر دی ۱۲

مانتے تو آپ اس سے دل گیر نہ ہوں۔ اس سے آپ کی سچائی میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اُس دور کے مشرکین نے بھی یہی سلوک کیا تھا۔ اس لئے آپ ان کی تکذیب کی پرواہ نہ کریں۔ اور اپنا فریضۂ تبلیغ ادا کئے جائیں۔ اور ہر کام کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دیگا **۹** یایھا الناس الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ الغرور بفتح غین دھوکہ دینے والا مراد شیطان ہے۔ اور بضم غین مصدر ہے یعنی دھوکہ دینا۔ وعد اللہ سے قیامت اور جزاء و سزا مراد ہے وعد اللہ بالبعث والجزاء (مدارک ج ۳ ص۲۵۵) اللہ کی توحید کو مان لو ورنہ آخرت میں دردناک سزا ملیگی۔ قیامت کا آنا اور جزاء و سزا برحق ہے اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ دنیا کی لذات اور عیش و نشاط



یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ

اے لوگو **۹** بے شک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے سو نہ بہکائے تم کو دنیا کی

الدُّنْیَا وقفہ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۵ اِنَّ الشَّیْطٰنَ

زندگانی اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغاباز تحقیق شیطان

لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ

تمہارا دشمن ہے سو تم بھی سمجھ رکھو اسکو دشمن وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو

لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۶ؕ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

اسی واسطے کہ ہوں دوزخ والوں میں جو منکر ہوئے **۱۰** ان کو

عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۵ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سخت عذاب ہے اور جو یقین لائے اور کئے بھلے کام

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۷ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

ان کے لئے ہے معافی اور بڑا ثواب بھلا ایک شخص کہ بھلی سجھائی گئی اسکو **۱۱** اسکے کام کی برائی

فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ

پھر دیکھا اس نے اسکو بھلا کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہے جس کو چاہے اور سجھاتا ہے جس کو

یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے **۱۲** ان پر پچھتا پچھتا کر اللہ کو

عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۸ وَ اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ

معلوم ہے جو کچھ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے **۱۳** چلائی ہیں ہوائیں

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ

پھر وہ اٹھاتی ہیں بادل کو پھر ہانک لے گئے ہم اسکو ایک مردہ دیس کی طرف پھر زندہ کر دیا ہم نے اس سے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۹ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

اس کے مرجانے کے بعد اسی طرح ہوگا جی اٹھنا جس کو چاہیے **۱۴** عزت



ع ۱ / ۱۳

۱۰ تخویف اخروی ۱۱ بشارت اخروی ۱۲ زجر ۱۲ ۱۳ شکوٰی ۱۴ تسلی ۱۵ چوتھی عقلی دلیل ۱۶ جواب شبہ ازالہ ۱۷

سے دھوکا نہ کھاؤ کہ یہ ہمیشہ رہیں گی اور نہ شیطان کے بہکانے سے فریب کھاؤ ان الشیطن الخ شیطان کی انسان دشمنی اور اس کے فریب کا بیان ہے کہ شیطان تمہارا پرانا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھنا کہیں اس کے فریب میں آکر اس کی بات نہ مان لینا کیونکہ وہ اپنے اتباع و اذناب کو جہنم کی طرف بلاتا ہے اور مکر و فریب سے ان کو راہِ توحید سے بہکاتا ہے **۱۰** الذین کفروا الخ یہ کفار و مشرکین کے لئے تخویف اخروی ہے والذین آمنوا الخ یہ مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے **۱۱** افمن زین الخ یہ زجر ہے۔ جب آدمی ضد و عناد میں آکر حق کا انکار کرتا ہے تو اس کا دل قبول حق کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے اس کی فطرت ایسی مسخ ہو جاتی ہے کہ اسے اپنی تمام بد عمالیاں نیکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اور مشرکانہ اعمال کو برا سمجھنے کے بجائے اچھا سمجھنے لگتا ہے یہ اللہ تعالےٰ کی صفت قہار کا اثر ہے اور اسی کو مہر جباریت سے تعبیر کیا جاتا ہے افمن زین کی جزاء محذوف ہے ای فمن یھدیہ یعنی جس شخص کو اللہ کے قہر و غضب سے اپنی برائیاں نیکیاں نظر آئیں اسے کون راہِ راست پر لا سکتا ہے؟ قال الشیخ رحمہ اللہ یا مقدر ہے کمن لم یزین لہ (مدارک) یا کمن ھداہ اللہ (مدارک خازن۔ معالم) فان اللہ یضل الخ جو لوگ ضد و عناد سے حق کا انکار کریں انکو توفیق ہدایت نصیب نہیں ہوتی جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وما یضل بہ الا الفاسقین (بقرہ) اور جو لوگ انابت کرتے ہیں اور سچے دل سے حق کے طالب ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے **۱۲** فلا تذھب الخ اس لئے جو ضدی اور معاند لوگ گمراہی پر قائم ہیں۔ اور راہِ راست پر نہیں آتے آپ ان کی وجہ سے اپنی جان کو غم و ایذاء میں نہ ڈالیں۔ ذہاب کے تین معنی ہیں رفتن (جانا) گذشتن (گذرنا) بردن (لے جانا) اس کے تین معنے ہو سکتے ہیں اوّل متعدی یعنی نہ لیجائے تیرا نفس ان کے پیچھے حسرتوں کو اس صورت میں حسرات مفعول لہ ہوگا۔ حسرات مفعول لہ

یعنی فلا تھلک نفسک للحسرات (مدارک) سوم۔ لا تذھب بمعنی لا تغتم باعتبار تضمین یعنی نہ غمناک ہو جان تیری ان کے کفر کی وجہ سے درانحالیکہ تو افسوس کرنے والا ہو۔ والمعنی لا تغتم بکفرھم وھلاکھم ان لم یومنوا (خازن ج ۵ ص۲۴۳) اس آیت کا مفہوم دوسری جگہ اس طرح مذکور ہے۔ لعلک باخع نفسک علٰے آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا (کہف ۶) ان اللہ علیم بما یصنعون یہ ماقبل کے لئے بمنزلہ علت ہے اور معاندین کے لئے تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے **۱۳** واللہ الذی الخ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے ہواؤں کے دوش پر بادلوں کو اڑا کر ادہر سے اُدہر لے جانا اور پھر ان سے مینہ برسا کر خشک اور ناکارہ زمین کو زرخیز بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اس لئے کارساز بھی وہی ہے کذلک النشور یہ جملہ معترضہ ہے برائے اثبات حشر و نشر۔ اللہ تعالیٰ جس طرح مردہ زمین کو بارانِ رحمت سے زندہ کر لیتا ہے اسی طرح وہ قیامت کے دن مردہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرلے گا **۱۴** من کان یرید الخ یہ ایک شبہ کا جواب ہے یعنی اگر تم اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ ان معبودانِ باطلہ کی پرستش

اور پکارے تمہیں عزت حاصل ہوگی۔ تو یہ خیال دل سے نکالدو، عزت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور اسی کی عبادت اور خدمت سے ملتی ہے۔ اس لئے تم حاجات و مصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے واتخذوا من دون اللّٰہ اٰلھۃ لیکونوا لھم عزا ہ کلا سیکفرون بعبادتھم ویکونون علیھم ضدا (مریم)
ف۱۵ الیہ یصعد الخ یعنی اللہ تعالیٰ ہی کلمات طیبات کو قبول فرماتا ہے الکلم الطیب سے کلمہ توحید اور صفات باری تعالیٰ مراد ہیں۔ التوحید والتحمید وذکر اللہ و نحو ذلک وقال ابن عباس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ (بحر ج ۷ ص ۳۰۳) یرفعہ کی ضمیر مرفوع اللہ کی طرف اور ضمیر منصوب العمل الصالح کی طرف راجع ہے۔ اور یہ کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے ف۱۶ والذین یمکرون الخ یہ تخویف اخروی ہے جو لوگ دین اسلام کو مٹانے کے لئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے خلاف بُرے منصوبے اور پروگرام بناتے رہتے ہیں ان کے لئے سخت ترین سزا مقرر ہے اور ان کا ہر مکر و فریب اور منصوبہ ناکام اور بیکار رہے وہ اپنے مکر و فریب میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر المٰکرین ہ ( ) یبور ای یفسد (روح) یعنی بیکار اور ناکام ہے ف۱۷ واللہ خلقکم الخ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے کمال قدرت سے تمہارے جدِ اعلیٰ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا پھر قطرۂ آب سے سلسلۂ نسل جاری کیا اور تم میں نر و مادہ کو پیدا فرمایا۔ یہ اس کی قدرت کا کمال ہے۔ اور اس کے علم کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مادہ کے پیٹ میں استقرار حمل سے لیکر وضع حمل تک جنین کے تمام احوال و کوائف کو بخوبی جانتا ہے اور پھر ہر جاندار کی عمر کی مقدار بھی اسے معلوم ہے غرضیکہ سب کچھ علم الٰہی میں موجود ہے۔ سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا کارساز و حاجت روا بھی وہی ہے اور کوئی نہیں اس لئے ما فوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ عمر میں کمی بیشی تقدیر معلق کے اعتبار سے ہے جیسا کہ بعض اعمال صالحہ کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے اعبدوا اللہ واتقوہ ...... ویؤخرکم الیٰ اجل مسمّی (نوح) اور حدیث میں ہے من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۳۳) یا یہ عمروں کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے یعنی کسی کو زیادہ عمر عطا کرتے ہیں اور کسی کو کم ان ذلک علی اللہ یسیر۔ یعنی اللہ کے لئے آسان ہے اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہے ف۱۸ وما یستوی الخ یہ چھٹی عقلی دلیل ہے یہ بھی اس کے کمال قدرت کی دلیل ہے کہ ایک دریا کا پانی نہایت میٹھا اور خوشگوار بنا دیا اور دوسرے کا نہایت بدمزہ اور کھاری اور دونوں میں مچھلیاں پرورش پاتی ہیں۔ لیکن ان کا گوشت یکساں طور پر لذیذ ہوتا ہے اور دونوں سے جواہرات نکلتے ہیں



فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

تو اللہ کے لئے ہے ساری عزت۔ اسی کی طرف چڑھتا ہے ف۱۵ کلام ستھرا اور کام

الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ

نیک اس کو اٹھا لیتا ہے اور جو لوگ داؤ میں ہیں برائیوں کے ف۱۶ ان کے لئے

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَاللّٰهُ

سخت عذاب ہے اور ان کا داؤ ہے ٹوٹے کا ف۱ اور اللہ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ط

نے تم کو بنایا ف۱۷ مٹی سے پھر بوند پانی سے پھر بنایا تم کو جوڑے جوڑے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ط وَمَا يُعَمَّرُ

اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی عورت کو اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اسکے اور نہ عمر پاتا ہے

مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط اِنَّ

کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہے کسی کی عمر مگر لکھا ہے کتاب میں بیشک

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ

یہ اللہ پر آسان ہے ف۲ اور برابر نہیں ف۱۸ دو دریا یہ میٹھا ہے

فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ط وَمِنْ كُلٍّ

پیاس بجھاتا ہے خوشگوار پینے میں اور یہ کھارا کڑوا اور دونوں میں سے

تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج

کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جس کو پہنتے ہو

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

اور تو دیکھے جہازوں کو اس میں کہ چلتے ہیں پانی کو پھاڑتے تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ⑫ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

حق مانو ف۳ رات گھساتا ہے ف۱۹ دن میں اور دن گھساتا ہے



**موضح قرآن** ف۱ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے تمہارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہیں جب اپنی حد کو پہنچیں گے تب بدی پر غلبہ کریں گے اور کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ف۲ یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہے جیسے آدمی کا بننا ف۳ یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں۔ خدا کفر کو مغلوب ہی کرے گا۔ اگرچہ تم کو دونوں سے فائدہ ملے گا مسلمانوں سے قوت دین اور کافروں سے جزیہ خراج گوشت میٹھے اور کھارے دونوں سے نکلتا ہے یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھارے سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم ہوا جواہر نرا پہننا مردوں کو حرام نہیں۔

جو زینت و آرائش کے کام آتے ہیں۔ اور دونوں میں کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی سفر کرتی ہیں جن میں تم ایک جگہ سے دوسری جگہ مال تجارت کو منتقل کرکے نفع کماتے ہو یہ سب کچھ اللہ کی مہربانی اور
اس کا فضل و احسان ہے تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اس کی عبادت کرو اور اس کی توحید پر ایمان لاؤ۔ تعرفون حقوقه تعالی فتقومون بطاعته عز وجل و توحيده
سبحانه (روح جلد ۲۲ ص۱۸۱) ۹ۓ یولج الیل الخ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔ رات دن کی آمد و رفت اور سورج اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظام کائنات اللہ کے قبضۂ
قدرت میں ہے اور اس میں تنہا وہی متصرف و مختار ہے لہٰذا وہی سب کا کارساز ہے ذلکم اللہ یہ گذشتہ تمام دلائل پر متفرع ہے۔ یعنی جو ذات پاک مذکورہ بالا تمام صفات سے متصف



الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

رات میں اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک مقرر وعدہ تک

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

یہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کے لئے بادشاہی ہے اور جن کو تم پکارتے ہو ۳۰ۓ اس

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (۱۳) اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

کے سوائے وہ مالک نہیں کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے ف۱ اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں

دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تمہاری پکار اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور قیامت کے دن

يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ (۱۴) يٰٓاَيُّهَا

منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتلائے گا تجھ کو جیسا بتلائے خبر رکھنے والا ف۲ اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (۱۵)

لوگو ۳۱ۓ تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب تعریفوں لا

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ (۱۶) وَمَا ذٰلِكَ عَلَى

اگر چاہے تم کو لے جائے اور لے آئے ایک نئی خلقت اور یہ بات

اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (۱۷) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ

اللہ پر مشکل نہیں اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا ۳۲ۓ بوجھ دوسرے کا اور اگر

تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا

پکارے کوئی بوجھل اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اٹھائے اس میں سے ذرا بھی اگرچہ ہو

قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

قرابتی تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ

قائم رکھتے ہیں نماز اور جو کوئی سنورے گا تو یہی ہے کہ سنورے گا اپنے فائدہ کو اور



ع ۲
۱۴

م۱ دلائل سابقہ کا تفصیلی ثمرہ ۱۳ و ۱۴ م۲ آٹھویں عقلی
دلیل ۱۵ تا ۱۷ تخویف اخروی ۱۸ و ۱۹ بشارت اخروی ۱۹

ہے وہی اللہ تم سب کا مالک ہے اور ساری کائنات میں اسی کی
حکومت اور اسی کا اختیار و تصرف ہے اس لئے کارساز اور
حاجت روا بھی وہی ہے۔ اور وہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے
اور وہی دعا و پکار کے لائق ہے ۳۰ۓ والذین تدعون
الخ یہ دلائل سابقہ کا تفصیلی ثمرہ ہے۔ دلائل سابقہ سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے
رحمت و برکت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب کا رازق بھی وہی ہے
سارے جہان میں اسی کا تصرف و اختیار چلتا ہے۔ اور وہ سب
کچھ جانتا ہے سارے جہان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔
اور اللہ کے سوا یہ صفتیں کسی اور میں نہیں پائی جاتیں۔ لہٰذا ہر قسم
کی عبادت اسی کا حق ہے اور وہی سب کا کارساز ہے اور حاجات میں
پکارے جانے کے لائق بھی وہی ہے۔ باقی رہے تمہارے خود ساختہ
کارساز جن کو تم حاجات و بلیات میں غائبانہ پکارتے ہو۔ وہ تو
ایک چھلکے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ اختیار رکھنا تو درکنار اگر تم ان
کو پکارو تو وہ تمہاری پکار سن بھی نہیں سکتے۔ اور اگر بالفرض وہ
تمہاری پکار سن بھی لیں تو تمہاری حاجت برآری نہیں کر سکتے اور
قیامت کے دن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم دنیا میں پکارتے
ہو تمہارے اس شرک (غائبانہ پکار) کا انکار کریں گے یعنی صاف
کہیں گے کہ ہمیں تو تمہاری آہ و فغاں اور پکار کا کوئی علم ہی نہیں
جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے فکفی باللہ شہیدا بیننا
وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین ۰ (یونس)
ولا ینبئک الخ اللہ تعالیٰ جو تمام حالات سے باخبر ہے اور
ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس سے بہتر کوئی بھی حقیقت سے پردہ
نہیں اٹھا سکتا۔ وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے خود ساختہ کارساز
نہ تمہاری پکار سنتے ہیں نہ تمہاری حاجت روائی کی طاقت
رکھتے ہیں۔ اس آیت میں من دونہ سے تمام معبودان باطلہ
مراد ہیں۔ من دونه ای غیره وهم الاصنام وغیرها
وكل شئ دونه (شربینی ج ۳ ص۳۰۱) محتمل ان
يكون (الكلام مع عبدتها (الاصنام) وعبدة
الملائكة وعيسى وغيرهم من المقربين (روح ۲۲ ص۱۸۳) ثم يجوز ان يرجع هذا الى المعبودين مما يعقل كالملائكة والجن والانبياء والشياطين (قرطبی
جلد ۱۴ ص۳۳۶) ۳۱ۓ یایها الناس الخ یہ آٹھویں عقلی دلیل ہے یعنی تم سب خدا کے محتاج ہو اور وہ کسی کا محتاج نہیں اور تمام صفات کمال سے متصف ہے لہٰذا اس کے سوا
تمہارا کوئی معبود نہیں وہ اگر چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور دوسروں کو پیدا کرلے لیکن تمہارے مزعومہ معبودوں میں یہ قدرت نہیں جب انہیں اتنا بھی اختیار نہیں تو ان عاجزوں کو کیوں غائبانہ

موضح قرآن ف۱ یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہے کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی دیر سویر نہیں ہوتی۔ پھر اسی میں سے اللہ کی واحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہیں
چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتا ہے ف۲ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہے کہ یہ شریک غلط ہیں۔

فائدہ الرحمٰن ف۱ مترجم گوید ولا ینبئک مثل خبیر بمنزلۂ مثل است چوں سخن بلیغ گویند تحقیق بنہایت رسانند این کلمہ گویند واللہ اعلم ۱۲

. جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ان اراد ان یھلك المسیح بن مریم و امہ ومن فی الارض جمیعًا (المائدہ) وہ ان سب کو ہلاک کرسکتا ہے تو وہ معبود کس طرح بن سکتے ہیں
نیز فرمایا ان یشأ یذھبکم و یستخلف من بعدکم مایشآء (انعام) انسان جو اشرف المخلوقات ہے جب وہ خدا کا محتاج ہے تو فرشتے اور جن بطریقِ اولیٰ خدا کے
محتاج ہوں گے۔ وماذلك علی اللّٰہ بعزیز۔ عزیز۔ مشکل اور دشوار۔ یعنی یہ کام اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ٢٢ؔ ولا تزر وازرۃ الخ یہ تخویفِ اخروی ہے۔ قیامت
کے دن ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھا کر اس کا ہاتھ نہیں بٹائے گا اگرچہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ انما تنذر الخ یہ بشارت



اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ⑱ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ⑲ وَلَا
اللہ کی طرف ہے سب کو پھر جانا اور برابر نہیں ٢٣ؔ اندھا اور دیکھتا اور نہ
الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ⑳ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ㉑ وَمَا
اندھیرا اور نہ اجالا اور نہ سایہ اور نہ لو اور
يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
برابر نہیں جیتے ٢٤ؔ اور نہ مردے اللہ سناتا ہے جس کو چاہے
وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ㉒ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ㉓
اور تو نہیں سنانے والا قبر میں پڑے ہوؤں کو تو تو بس ٢٥ؔ ڈر کی خبر پہنچانیوالا ہے
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ
ہم نے بھیجا ہے تجھ کو سچا دین دے کر خوشی اور ڈر سنانے والا اور کوئی فرقہ نہیں
اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ㉔ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
جس میں نہیں ہو چکا کوئی ڈر سنانیوالا اور اگر وہ تجھ کو جھٹلائیں تو آگے جھٹلا چکے ہیں جو لوگ کہ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ
ان سے پہلے تھے پہنچے ان کے پاس رسول انکے لے کر کھلی باتیں اور صحیفے اور روشن
الْمُنِيْرِ ㉕ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ㉖
کتاب پھر پکڑا میں نے ٢٦ؔ منکروں کو سو کیسا ہوا انکار میرا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے ٢٧ؔ اتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے اس سے
ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ
میوے طرح طرح کے ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور
حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ㉗ وَمِنَ النَّاسِ
سرخ طرح طرح کے ان کے رنگ اور بھجنگے کالے ف٣ اور آدمیوں میں

ع ٣ ١٥



اخروی ہے۔ تبلیغ و انذار سے صرف انہی لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص تقویٰ اختیار کرتا اور اپنے نفس کو پاک کرتا ہے اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچے گا۔ ٢٣ؔ وما یستوی الخ یہ مومن و کافر اور توحید و شرک کی تمثیلات ہیں۔ جس طرح اندھا ظاہری روشنی سے محروم ہے اسی طرح کافر و مشرک نورِ ایمان و توحید سے محروم ہے۔ علیٰ ہذا جس طرح سوانکھا ظاہری بینائی رکھتا ہے اسی طرح مومن کا دل نورِ توحید سے روشن ہوتا ہے۔ الاعمی والبصیر مثلان للکافر والمومن کما قال قتادۃ والسدی وغیرھما (روح ج ٢٢ ص١٨٦) الظلمات کفر و شرک کے اندھیرے۔ النور ایمان و توحید کی روشنی الظل سایہ اس سے ثواب یا جنت مراد ہے۔ الحرور شدتِ گرما لیکن بقرینہ تقابل یہاں دھوپ کے معنی میں ہے۔ اور اس سے مراد عذاب یا جہنم ہے (قرطبی، خازن، روح) وما یستوی الاحیاء الخ احیاء (زندے) سے مراد مومنین اور اموات (مردے) سے مراد کفار ہیں۔ دل کی زندگی اور موت ایمان اور کفر ہے اس لئے مومنوں کو زندوں سے اور کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ضد و عناد کی وجہ سے ان کافروں کے دلوں پر مہر جباریت ثبت ہو چکی ہے اور ان کے دلوں سے قبولِ حق کی صلاحیت سلب کرلی گئی ہے۔ اس لئے تبلیغ و انذار سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا اِی کما لا تسمع من مات کذلك لا تسمع من مات قلبہ (قرطبی ج ١٤ ص٣٤٠) ٢٥ؔ ان انت الخ آپ کو ہم نے دینِ حق اور پیغامِ توحید دے کر اور بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا کام پیغامِ حق پہنچانا۔ ماننے والوں کو خوشخبری دینا اور منکرین کو عذاب سے ڈرانا ہے۔ منوانا آپ کا کام نہیں۔ اسی طرح ہر امت میں ڈرانے والے ہوئے ہیں۔ وان یکذبوك الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ اگر مشرکین عرب
ضد و عناد سے آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور دعوتِ توحید کو نہیں مانتے تو آپ غم نہ کریں۔ گذشتہ قوموں نے بھی اپنے پیغمبروں کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے۔ ان کے پاس انبیاء علیہم السلام
معجزات، صحیفے اور کتابیں لے کر آئے لیکن انہوں نے پھر بھی نہ مانا من الامم العاتیۃ فلا تحزن من تکذیب ھؤلاء ایاك (روح ج ٢٢ ص١٨٨) ٢٦ؔ ثم اخذت الخ

**موضح قرآن** ف١ یعنی سب خلق برابر نہیں جن کو ایمان دینا ہے انہی کو ملیگا تو بہتیری آرزو کرے تو کیا ہوتا ہے اور یہ جو فرمایا نہ اندھیرا برابر اجالے کے نہ اجالا برابر اندھیرے کے
اور فرمایا تو نہیں سناتا قبر میں پڑوں کو۔ حدیث میں آیا ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی
ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑ وہ نہیں سن سکتا۔ ف٢ ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر ہو ف٣ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے۔ یہ سب بیان ہے قدرت رنگا رنگ کا۔ اسی طرح انسان
میں ہر ایک کی طرح جدا ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جائے کب ہو سکے۔ یہ تسلی ہے حضرت کو۔

یہ تخویف دنیوی ہے جب اقوام سابقہ نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا۔ مشرکین مکہ اگر اسی طرح تکذیب و انکار پر قائم رہے
تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا۔ **۲۷** الم تر ان اللہ الخ یہ توحید پر نویں عقلی دلیل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت کی نشانیاں ہیں کہ وہ آسمان سے مینہ برسا کر زمین سے رنگا رنگ پھل اور
میوے پیدا فرماتا ہے۔ ایک ہی پہاڑ میں مختلف رنگوں کے پتھر اس نے محض اپنی قدرت سے پیدا کئے کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی نہایت ہی سیاہ۔ جدد، جُدّۃ کی جمع ہے یعنی ٹکڑا
اور خط غرابیب، غربیب کی جمع ہے۔ سخت سیاہ یہ اکثر اسود کا تابع واقع ہوتا ہے اس لئے کلام میں تقدیم و تاخیر ہے اصل میں تھا۔ سود غرابیب (کالے سیاہ) فی الکلام ...
تقدیم وتاخیر والمعنی ومن الجبال سود غرابیب
(قرطبی ج ۱۴ ص۳۴۳) ومن الناس الخ اسی طرح انسانوں
چوپایوں اور مویشیوں کو بھی مختلف رنگوں میں پیدا کیا۔ یہ اس
کے کمال قدرت وصنعت اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہے
اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو اور صرف اسی کو غائبانہ پکارو
نفس مر نوحدانیتہ تعالیٰ بادلۃ سماویۃ و
ارضیۃ الخ (روح ج ۲۲ ص۱۸۸ وبحر جلد ۷ ص۳۱۱)
**۲۸** انما یخشی الخ یہ گذشتہ دلیل توحید کا حصہ نہیں بلکہ
علیحدہ زجر ہے ایسے دلائل واضحہ کی موجودگی میں چاہیئے تو
تھا کہ مشرکین راہ راست پر آجاتے اور صرف اللہ سے ڈرتے
لیکن وہ خدا سے ڈرنے کے بجائے اپنے خود ساختہ معبودوں
سے ڈرتے ہیں۔ صرف علماء جو اللہ کے دین اور اس کی توحید کو
جانتے ہیں اور اس کے ساتھ شرک نہیں کرتے اور اس کے احکام
کی پیروی کرتے ہیں۔ وہی اللہ سے ڈرتے ہیں عن ابن
عباس العالم بالرحمن من عبادہ من لم یشرک
بہ شیئا واحل حلالہ وحرم حرامہ وحفظ
وصیتہ وایقن انہ ملاقیہ ومحاسب بعملہ
(ابن کثیر ج ۳ ص۵۵۳) ان اللہ عزیز غفور یہ وعدۂ
غفران ہے۔ وہ گناہوں کی سزا بھی دے سکتا ہے لیکن اگر اس
کے بندے اس سے معافی مانگیں تو معاف بھی فرما دیتا ہے۔
**۲۹** ان الذین الخ یہ قرآن پڑھنے والوں اور اس پر عمل
کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ اسم موصول سے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام مومنین مراد ہیں قال السدی
ھم اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی
عنھم وقال عطاء ھم المومنون (بحر ج ۷ ص۳۱۲)
اور کتاب اللہ سے قرآن مراد ہے والمراد بکتاب اللہ
القرآن (روح ج ۲۲ ص۱۹۲) اور تلاوت سے مراد ہے
کما حقہ تلاوت یعنی اس کے احکام کی پیروی کرنا جیسا کہ
دوسری جگہ ارشاد ہے یتلونہ حق تلاوتہ (بقرہ ۱۵)
اور تجارت سے مراد ثواب ہے۔ والمراد من التجارۃ ما وعد اللہ من الثواب (خازن ج ۵ ص۲۴۸) حضرت شیخ فرماتے ہیں یرجون صورۃً خبر او معنیً الثناء ہے ای لیرجوا
یعنی جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے اور اس کے احکام کا اتباع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے اور اللہ کی دی ہوئی دولت سے جائز مصارف میں خرچ کرتے ہیں وہ اللہ سے ایسے



وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا
اور کیڑوں میں اور چوپاؤں میں کتنے رنگ ہیں اسی طرح
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (۲۸)
اللہ سے ڈرتے وہی ہیں ۲۸ف اسکے بندوں میں سے جن کو سمجھ ہے تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
جو لوگ ۲۹ف پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور سیدھی کرتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ (۲۹)
کچھ ہمارا دیا ہوا چھپے اور کھلے امیدوار ہیں ایک بیوپار کے جس میں ٹوٹا نہ ہو
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ
تاکہ پورا دے ان کو ثواب ان کا اور زیادہ دے اپنے فضل سے تحقیق وہ ہے بخشنے والا
شَكُوْرٌ (۳۰) وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ
قدردان اور جو ہم نے اتاری ۳۰ف تجھ پر کتاب وہی ٹھیک ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (۳۱)
تصدیق کرنے والی اپنے سے اگلی کتابوں کی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے دیکھنے والا
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ
پھر ہم نے وارث کئے ۳۱ف کتاب کے وہ لوگ جن کو چن لیا ہم نے اپنے بندوں میں سے ف۱ پھر کوئی ان میں
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ
برا کرتا ہے اپنی جان کا اور کوئی ان میں ہے بیچ کی چال پر اور کوئی ان میں آگے بڑھ گیا ہے لیکر خوبیاں
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ (۳۲) جَنّٰتُ عَدْنٍ
اللہ کے حکم سے یہی ہے بڑی بزرگی ف۲ باغ ہیں بسنے کے ۳۲ف
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ
جن میں وہ جائیں گے وہاں ان کو گہنا پہنایا جائے گا کنگن سونے کے اور موتی کے



**موضح قرآن** ف۱ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہیں، ڈرنا اللہ سے سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ گنہگار کو
بخشے ف۲ یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئے ایک اور چنے بندے یعنی یہ امت اُن میں تین درجے بتائے ایک میانہ ایک گنہگار ایک اعلیٰ سب کو گنا۔ چنے بندوں میں امید ہے کہ آخر سب
بہشتی ہوں رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معاف ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اس کے ہاں کمی نہیں۔

**فتح الرحمٰن** ف۱ یعنی از پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم بامت محمدیہ رسید ۱۲

ثواب کی امید رکھیں جو ضائع نہیں ہوگا۔ کیونکہ انھوں نے تمام اعمال اخلاص کے ساتھ کئے ہیں۔ تاکہ اللہ انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زائد از استحقاق بھی عطا فرمائے انہ غفور شکور وہ بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیتا اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو قبول کر لیتا ہے ۳۰ والذی اوحینا الخ یہ توحید پر دلیل وحی ہے ہم نے آپ پر جو کتاب نازل کی ہے وہ سراپا حق ہے اس میں ہم نے مسئلہ توحید کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اور ہم ہی نے آپ کو مسئلہ توحید بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کتاب کتب سابقہ میں بیان شدہ عقائد اور اصول احکام کی تصدیق و تائید کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توحید کتب سابقہ میں بھی مذکور تھا۔ ان اللہ بعبادہ لخبیر بصیر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام ظاہری اور باطنی



وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہے ف۱ اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا
عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا
ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے ف۲ جس نے اتارا ہم کو ۳۳
دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا
آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے ہم کو
فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ
اس میں تھکنا ف۳ اور جو لوگ منکر ہیں ۳۴ ان کے لئے ہے آگ دوزخ کی نہ ان پر حکم
عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ
پہنچے کہ مر جائیں اور نہ ان پر ہلکی ہو وہاں کی کچھ کلفت یہ
نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا
سزا دیتے ہیں ہم ہر ناشکر کو اور وہ چلائیں اس میں اے رب
أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ
ہم کو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کر لیں وہ نہیں جو کرتے رہے کیا
نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ
ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو اتنی کہ جس میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو اور پہنچا تمہارے پاس
النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿۳۷﴾
ڈرانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار ف۴
إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ
اللہ ۳۵ بھید جاننے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس کو خوب معلوم ہے
بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ
جو بات ہے دلوں میں وہی ہے جس نے کیا تم کو قائم مقام



احوال کو جانتا ہے اس نے آپ کو مستحق اور لائق جان کر ہی آپ پر یہ سراپا حق کتاب نازل فرمائی ہے۔ جو کتب سابقہ کے لئے معیار اور کسوٹی ہے۔ فعلمك والبصر احوالك رأك اھلا لان یوحی الیك مثل ھذا الکتاب المعجز الذی ھو عیار علی سائر الکتب (مدارک) ۳۱ ثم اورثنا ۔۔۔ تا ۔۔۔ ولا یمسنا فیھا لغوب۔ یہ وارثان کتاب اللہ (قرآن) کے لئے بشارت اخروی ہے الذین اصطفینا سے امت محمدیہ کے علماء مراد ہیں جو کتاب اللہ کو سمجھیں اور اس کے احکام پر عمل کریں المراد بالمصطفین علماء الامۃ من الصحابۃ ومن بعدھم ممن یسیر بسیرتھم (روح ج ۲۲ ص ۱۹۵) پھر ان میں تین گروہ ہوئے اوّل ظالم لنفسہ جنہوں نے کتاب اللہ پر عمل کرنے اور اس کی خدمت کرنے میں بہت زیادہ کوتاہی اور سستی کی۔ دوم۔ مقتصد جن کے عمل بالکتاب اور مخالفت کے پلڑے برابر رہے سوم سابق بالخیرات جن کے عمل بالکتاب اور اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہوا۔ قال الحسن الظالم من خفت حسناتہ والمقتصد من استوت والسابق من رجحت (روح) لیکن یہ تینوں جماعتیں، جنت میں جائیں گی جیسا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے بروایت ابو سعید خدری ھؤلاء کلھم بمنزلۃ واحدۃ وکلھم فی الجنۃ اخرجہ احمد والطیالسی وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیھقی والترمذی وحسنہ (روح ج ۲۲ ص ۱۹۷) نیز آپ کا ارشاد گرامی ہے سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور لہ (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۴۶) باذن اللہ اللہ کی توفیق و تیسیر سے ذلك ھو الفضل الکبیر وراثت قرآن کے لئے امت میں سے خاص بندوں کو چن لینا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور فضل ہے ۳۲ جنّت عدن الخ یہ مبتدا ہے اور یدخلونھا خبر اول یحلون الخ خبر ثانی و لؤلؤا من اساور کے محل پر معطوف ہے یا لؤلؤا فعل مقدر کا مفعول ہے مثلاً یؤتون (روح وغیرہ) حضرت شیخ نے یلبسون محذوف مانا ہے یدخلون اور یحلون کی ضمیروں سے تینوں جماعتیں مراد ہیں یعنی وہ سب جنات عدن میں داخل ہوں گے۔ اور انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ وقالوا الحمد للہ الخ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کریں گے کہ جس طرح دنیا میں تو ہی منعم اور کارساز تھا اسی طرح آج آخرت میں بھی تو ہی کارساز اور مہربان ہے

**موضح قرآن** ف۱ سونا اور ریشم مسلمانوں کو وہاں ہے رسولؐ نے فرمایا جو کوئی ریشم پہنے دنیا میں نہ پہنے آخرت میں ف۲ غم دنیا کا دفع کیا بخشتا ہے گناہ قبول کرتا ہے طاعت ف۳ رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ ہر جگہ میں چلاؤ اور روزی کا فکر و غم اور دشمنوں کا ڈر رنج اور مشقت وہاں پہنچ کر سب گئے ف۴ وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اس وقت تو اسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے۔

ہرقسم کی حمد و ثنا کے لائق وہی ذات پاک ہے جس نے ہمیں ہرغم سے آزاد کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار گناہ گاروں پر مہربان اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو بھی قبول فرماتا ہے عن ابن عباس انہ قال فی
ذلک غفرلنا العظیم من ذنوبنا وشکرلنا القلیل من اعمالنا (روح ج ۲۲ ص ۱۹۹) ۳۳ الذی احلنا الخ دار المقامۃ بمصدر میمی ہے یعنی دار الاقامہ جس میں ہمیشہ
رہیں گے مراد جنت ہے نصب تکلیف، رنج لغوب۔ تھکاوٹ جس نے ہمیں محض اپنے فضل سے ایسے دار الاقامۃ (قیامگاہ۔ جنت) میں آتارا ہے جس میں ہمارا قیام دائمی ہوگا اور جس
میں کسی قسم کی تکلیف اور مشقت نہیں ۳۴ والذین کفروا الخ یہ کافروں کے لئے تخویف اخروی ہے کافروں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ اور جہنم میں ان پر موت نہیں آئے گی تاکہ وہ



فِی الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ
زمین میں پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اس پر پڑے اسکی ناشکری اور منکروں کو نہ بڑھے گی

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ
ان کے انکار سے ان کے رب کے سامنے مگر بیزاری اور منکروں کو نہ بڑھے گا

كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا (۳۹) قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ
ان کے انکار سے مگر نقصان ۳۸ تو کہہ بھلا دیکھو تو ۳۹ اپنے شریکوں کو جن کو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ
پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھلاؤ تو مجھ کو کیا بنایا انہوں نے

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا
زمین میں یا کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں یا ہم نے دی ہے انکو ۳۹ کوئی کتاب

فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
سو یہ سند رکھتے ہیں اس کی کوئی نہیں پر جو وعدہ بتلاتے ہیں ۳۹ گنہگار ایکدوسرے کو

بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا (۴۰) اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
سب فریب ہے تحقیق اللہ ۴۰ تھام رہا ہے آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَىِٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا
زمین کو کہ ٹل نہ جائیں اور اگر ٹل جائیں تو کوئی نہ تھام سکے ان کو

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا (۴۱) وَ
اس کے سوائے ۱ وہ ہے تحمل والا بخشنے والا اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ
قسمیں کھاتے تھے اللہ کی ۴۱ تاکید کی قسمیں اپنی کہ اگر آئے گا ان کے پاس کوئی ڈر سنانیوالا

لَّیَكُوْنُنَّ اَهْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
البتہ بہتر راہ چلیں گے ہر ایک امت سے پھر جب آیا انکے پاس ۴۲



عذاب سے راحت پائیں۔ اور نہ عذاب میں کچھ تخفیف اور کمی ہی کی جائے گی۔ کفر و عناد میں انتہا کو پہنچنے والوں کو ہم ایسی سخت سزا دیتے ہیں وھم یصطرخون وہ دوزخ میں فریاد کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں ایک بار اس عذاب سے نکال کر دوبارہ دنیا میں بھیج ہم اپنے سابقہ اعمال کے برعکس اچھے کام کرینگے اولم نعمرکم الخ یہ اللہ کی طرف سے زجر و توبیخ کے طور پر جواب دیا جائے گا۔ کیا پہلے ہم نے تمہیں اس قدر طویل زندگی نہیں دی تھی جس میں ہر وہ شخص جو عبرت حاصل کرنا اور راہ راست پر آنا چاہتا عبرت حاصل کرسکتا تھا اور تمہارے پاس اللہ کی طرف سے پیغام سنانے والے بھی آئے لیکن اس کے باوجود تم نے ہدایت سے کوئی اثر نہ لیا۔ اور کفر پر قائم رہے اس لئے اب اپنے کئے کی سزا کا مزہ چکھو۔ تم ایسے بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں جو تمہیں عذاب الٰہی سے بچاسکے ۳۵ ان اللہ الخ یہ دسویں عقلی دلیل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے غیب داں ہونے کا اثبات ہے زمین و آسمان کی ہر پوشیدہ چیز کو ہر جاندار کے دل کی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا وہی سب کا فریاد رس اور کارساز ہے اس لئے مصائب و حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارا کرو ۳۶ ھو الذی الخ یہ ترغیب الی الایمان مع تخویف اخروی ہے۔ تمہارے باپ دادے کی جگہ اللہ نے اب تمہیں زمین کا وارث بنایا اور ان کا جانشین بنایا ہے۔ اس لئے اگر تم نے بھی ناشکری کی اور شرک کیا تو اس کی سزا پاؤ گے۔ یاد رکھو جس قدر زیادہ کفر کرو گے اسی قدر زیادہ اللہ کے قہر و غضب کے مستحق بنو گے اور اسی قدر زیادہ خسارے اور نقصان میں رہو گے۔ اس لئے اگر اللہ کے عذاب سے، اس کے قہر و غضب سے اور خسارۂ آخرت سے بچنا چاہتے ہو تو اس کی توحید پر اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آؤ اور اس کے فرمانبردار بندے بن جاؤ ۳۷ قل ارءیتم الخ یہ دلائل مذکورہ کا دوسرا تفصیلی ثمرہ ہے۔

سرخی: یہ دلائل سابقہ کا دوسرا تفصیلی ثمرہ ہے ۱۲ مرتب
سرخی: یہ دسویں عقلی دلیل ۱۲ ... ترغیب ... مع تخویف اخروی ۱۲

جب ثابت ہوگیا کہ سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر غیر اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ اور حاجات میں غیر اللہ کو کیوں پکارتے ہو۔ بتاؤ تو سہی جن خود ساختہ معبودوں کو تم پکارتے ہو ان کے عبادت اور پکار کے لائق ہونے کی دلیل کیا ہے؟ ارونی ماذا الخ یہ عقلی دلیل کا مطالبہ ہے یعنی مستحق عبادت تو صرف وہی ہو سکتا ہے جو خالق ہو۔ تو کیا تمہارے ان معبودوں نے زمین کا کوئی خطہ پیدا کیا ہے یا آسمانوں کی تخلیق ہی میں ان کا کوئی حصہ ہے ذرا دکھاؤ تو اعبدتموھم لان لھم شرکۃ فی خلق السموات ام خلقوا من الارض شیئا (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۰۶)
۳۸ ام اٰتینٰھم الخ یہ نقلی دلیل کا مطالبہ ہے کیا ہم نے ان پر کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں ان معبودان باطلہ کی عبادت کی اجازت دی گئی ہے دونوں جگہوں میں استفہام انکاری ہے یعنی نہ زمین و آسمان کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ کسی آسمانی کتاب میں غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی گئی ہے۔ چونکہ وحی کا امکان نہ تھا اس لئے دلیل وحی کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

فلۃ الرحمٰن ف ۱ یعنی غیر خدا ۱۲۔ موضح قرآن ف ۱۔ قائم مقام کیا زمین میں یعنی رسولوں کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتوں کے پیچھے اب اس کا حق ادا کرو۔

والمعنی ان عبادۃ ھؤلاء اما با لعقل ولاعقل یحکم بصحۃ عبادۃ من لایخلق جزءا اما من الارض ولا لہ شرک فی السماء واما بالنقل ولم نؤت المشرکین کتابا فیہ الامر بعبادۃ ھؤلاء (روح ج ۲۲ ص ۲۰۳) ۳۹ بل ان یعد الخ یہ ماقبل سے اضراب ہے یعنی مشرکین کے پاس شرک کے حق میں کوئی عقلی یا نقلی دلیل تو موجود نہیں اور وہ کسی دلیل کی بنا پر شرک نہیں کرتے بلکہ شرک کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے اسلاف اور پیشواؤں نے ان کو جھوٹی آرزوئیں دلا کر گمراہ کر دیا ہے کہ یہ شرکاء خدا کے یہاں ان کے سفارشی ہیں۔ اور ان کی عبادت وتعظیم قرب خداوندی کا باعث ہے۔ لما نفی انواع الحجج فی ذلک اضرب عنہ بذکر ما حملھم علیہ و ھو تقریر الاسلاف للاخلاف واضلال الرؤساء للاتباع بانھم شفعاء عند اللہ یشفعون لھم بالتقرب الیہ (ابو السعود ج ۷ ص ۵۳) ۴۰ ان اللہ الخ یہ توحید پر گیارہویں عقلی دلیل ہے زمین وآسمان کو اللہ تعالیٰ ہی نے تھام رکھا ہے اور وہ اپنی جگہ اِدھر اُدھر نہیں ہٹ سکتے۔ اگر بفرض محال وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا کوئی انہیں تھامنے والا نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور معبودان باطلہ کے عجز کا پتہ چلتا ہے اس لئے یہ عاجز معبود اور کارساز نہیں ہو سکتے۔ لما بین ان الھتھم لا تقدر علی خلق شئ من السموات والارض بین ان خالقھما وممسکھما ھو اللہ فلا یوجد حادث الا بایجادہ ولا یبقی الا بابقائہ (قرطبی ج ۱۴ ص ۳۰۶) انہ کان حلیما غفورا ہ وہ ایسا بردبار ہے کہ مشرکین کو فوراً نہیں پکڑتا اور ایسا مہربان ہے کہ توبہ کرنیوالوں کی توبہ قبول فرما لیتا ہے یہ دلیل پہلی دلیل متعلق ہے اس میں فرمایا تھا کہ زمین وآسمان کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اس دلیل میں فرمایا کہ زمین وآسمان کو تھامنے والا بھی وہی ہے۔ ۴۱ واقسموا الخ یہ زجر ہے مع تخویف دنیوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش کو معلوم ہوا کہ یہود اور نصاریٰ میں پیغمبر آئے تو انھوں نے ان کو جھٹلا دیا اور ان کا اتباع نہ کیا اس پر قریش یہود ونصاریٰ کو ملامت کرتے تھے کہ خدا ان پر لعنت کرے انھوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلا دیا۔ خدا کی قسم اگر ہم میں اللہ کا رسول مبعوث ہو تو ہم ان جھٹلانیوالی تمام امتوں سے زیادہ ہدایت کو قبول کرنے والے اور اپنے پیغمبر کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ قریش کی آرزو تھی کہ ان میں اللہ کا رسول مبعوث ہو۔ اور وہ نہایت ہی پختہ قسمیں کھاتے کہ وہ رسول کی پیروی کریں گے۔ احدی الامم میں اضافت استغراقی ہے یعنی ہر امت سے اہدی ہوتے قال الشیخ رحمہ اللہ یا الف لام عہد کے لئے ہے اور مراد جھٹلانے والی امتیں ہیں (روح) ۴۲ فلما جاءھم الخ جب ان کی آرزو اور تمنا کے مطابق انہی میں سے ایک عظیم الشان اور اشرف الرسل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اور داعی حق ہو کر آ گئے تو وہ ان کے پاس سے بھاگ نکلے ایمان لانے سے غرور واستکبار نے ان کو روک دیا اور پیغمبر علیہ السلام کی حمایت کے بجائے وہ آپ کے خلاف نہایت ہی بُرے اور خطرناک منصوبے سوچنے لگے اور خود ایمان لانے کے بجائے دوسروں کو بھی ایمان لانے سے روکنے لگے۔ لیکن ایسے مکر وفریب کا وبال انہی لوگوں پر پڑتا ہے جو اس کے لائق اور اہل ہوں لہذا اس کا وبال خود انہی پر پڑے گا کیونکہ وہی اس کے اہل ہیں نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں پر کیونکہ وہ اس کے اہل نہیں۔ چنانچہ جنگ بدر میں یہ لوگ خود ہی اپنے مکر وفریب کا شکار ہوئے۔ وفی حاق مکر ھؤلاء بھم یوم بدر (روح جلد ۲۲ ص ۲۰۶) ۴۳ فھل ینظرون الخ کیا یہ ہمارے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلے زمانے کے کافروں پر نازل



نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿۴۲﴾ اِسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ

ڈرسنانیوالا اور زیادہ ہو گیا ان کا بدکنا غرور کرنا ملک میں

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ

اور داؤ کرنا بُرے کام کا اور برائی کا داؤ الٹے گا انہی داؤں والوں پر

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ

پھر اب وہی راہ دیکھتے ہیں ۴۳ پہلوں کے دستور کی سو تو نہ پاوے گا اللہ کا

اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿۴۳﴾ أَوَلَمْ

دستور بدلتا اور نہ پاوے گا اللہ کا دستور ٹلتا ف کیا

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پھرے نہیں ۴۴ ملک میں کہ دیکھیں کیسا ہوا انجام

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ

ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے اور تھے ان سے بہت سخت زور میں اور

اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ

اللہ وہ نہیں جس کو تھکائے کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہی ہے

كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا

سب کچھ جانتا کر سکتا اور اگر پکڑ کرے اللہ ۴۵ لوگوں کی ان کی

كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن

کمائی پر نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک بھی ہلنے چلنے والا پر ان کو

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

ڈھیل دیتا ہے ایک مقررہ وعدہ تک پھر جب آئے ان کا وعدہ ۴۶

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿۴۵﴾

تو اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے سب بندے



موضح قرآن ف اعراب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیاں اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم میں ایک نبی آوے تو ہم ان سے بہتر رفاقت کریں سو منکروں نے اور عداوت کی۔

ہوا تو اگر یہ تکذیب و انکار پر قائم رہے تو ہمارا عذاب ان پر ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہماری سنت جاریہ بدل نہیں سکتی۔ یبین ان سنته التی هی الانتقام من مکذبی الرسل سنة لا یبدلها فی ذاتها و لا یحولها عن اوقاتها وان ذالك مفعول لامحالة (مدارك) ۴۴ اولم یسیروا الخ یہ تخویف دنیوی ہے یہ ماقبل کی تنویر و تفصیل ہے یعنی اگر وہ ہماری سنت جاریہ کا مشاہدہ کرنا چاہیں تو زمین میں چل پھر کر گذشتہ سرکش قوموں کی تباہ شدہ بستیوں کو دیکھیں وہ لوگ قوت و شوکت میں ان سے بڑھ کر تھے لیکن جب انھوں نے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کیونکہ زمین و آسمان میں کوئی بھی اس پر غالب نہیں اور کوئی اس سے قوی تر نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ وہ معاندوں اور سرکشوں کو جانتا بھی ہے اور ان کو پکڑنے کی قدرت بھی رکھتا ہے ۴۵ ولو یؤاخذ الخ اللہ تعالیٰ کے حلم کا بیان ہے کہ وہ نہ تو ہر گناہ پر گرفت کرتا ہے اور نہ گنا ہگار کو فوراً ہی پکڑ لیتا ہے بلکہ بہت سے گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور قابل مؤاخذہ گناہوں کے بعد مہلت دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ بنی آدم پر ہر گناہ کی وجہ سے مؤاخذہ فرماتا تو زمین پر کوئی بھی انسان اب تک زندہ موجود نہ ہوتا بلکہ سب کسی نہ کسی گناہ کے بدلے ہلاک ہو چکے ہوتے۔ دآبة سے خاص انسان مراد ہیں۔ قیل المراد بالدآبة الانس وحدهم وایدہ بقولہ تعالیٰ ولکن یؤخرهم الخ (روح ج ۲۲ صفحہ) یا دآبة سے ہر ذی روح مراد ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ بنی آدم کے گناہوں کی شوم اور نحوست سے ہر جاندار ہلاک ہو جاتا۔ ای من حیوان یدب علی الارض لشؤم المعاصی (روح) حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھاگ نہیں سکتا ۴۶ فاذا جاء الخ اذا کی جزا محذوف ہے ای اخذهم یعنی جب ان کے مؤاخذے کا وقت آئے گا تو وہ ان کو پکڑ لے گا۔ فان اللہ کان بعبادہ بصیرا یہ ماقبل کے لئے بمنزلہ تعلیل ہے وہ اپنے بندوں کے احوال کو خوب جانتا ہے اسے معلوم ہے کون عذاب کا مستحق ہے اور کون نہیں۔

# سورۂ فاطر میں آیاتِ توحید

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـــــ تا ـــــ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ۝ (ع ۱) نفیِ شرک فی التصرف

۲۔ وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ ـــــ تا ـــــ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا (ع ۲) نفیِ شرک فی التصرف

۳۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ـــــ تا ـــــ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ (ع ۲) نفیِ شرک فی التصرف و نفیِ شرک فی العلم

۴۔ وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ـــــ تا ـــــ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ (ع ۲) نفیِ شرک فی التصرف

۵۔ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ـــــ تا ـــــ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝ (ع ۲) نفیِ شرک فی الدعاء

۶۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ـــــ تا ـــــ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝ (ع ۳) نفیِ شرک فی التصرف

۷۔ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ـــــ تا ـــــ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ (ع ۳) تمثیل مؤمن و کافر و مشرک و موحد

۸۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ ـــــ تا ـــــ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ (ع ۴) نفیِ شرک فی التصرف

۹۔ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (ع ۵) نفیِ شرک فی العلم۔

۱۰۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ـــــ تا ـــــ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ (ع ۵) نفیِ شرک فی العبادۃ و نفیِ شرک فی التصرف

(بحمد اللہ تعالیٰ و احسانہ و انعامہ و حسن توفیقہ آج بتاریخ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء بروز سہ شنبہ بوقت دس بجے قبل دوپہر سورۂ فاطر کی تفسیر ختم ہوئی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ وسائر عباد ہ الصالحین اجمعین)

# سورۂ یٰسٓ

**ربط** سورۂ سبا میں نفی شفاعتِ قہری کا مضمون مذکور ہوا۔ سورۂ یٰسین، الصافات، صٓ اور زمر کا کچھ حصہ سورۂ سبا پر مرتب ہے یعنی مضمون (نفی شفاعت قہری) ان سورتوں میں
بطریق ترقی ذکر کیا گیا ہے۔ سورۂ سبا میں اس دعوے کے بارے میں شبہات کا ازالہ کیا گیا اب سورۂ یٰسین میں فرمایا کہ یہ مزعومہ سفارشی جب مشرکین کو خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکے تو وہ شفیع
غالب کس طرح بن سکتے ہیں۔

**خلاصہ** تمہید مع ترغیب درمیان میں دعویٰ سورت کا ذکر اور دعوے پر پانچ دلائل عقلیہ چار درمیان میں ایک آخر میں شکوے زجریں تخویفیں بشارتیں اور سب سے آخر میں
سورت کا خلاصہ۔

## تفصیل!

یٰسٓ ـــ تا ـــ فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم ۰ تمہید مع ترغیب۔ قرآن حکیم الہی عظیم الشان کتاب آپ کی صداقت پر شاہد ہے لیکن اکثر لوگ بوجہ مہر جباریت ایمان نہیں
لائیں گے۔ انا نحن نحی الموتٰی الخ تخویف اخروی ہے واضرب لھم ـــ تا ـــ فاذا ھم خامدون ۰ (۲۶) اصحاب القریہ کا قصہ کسقدر عبرت آموز ہے انھوں نے
ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ایک مومن ناصح کو شہید کر ڈالا۔ ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ لیکن ان کے سفارشی ان کو ہماری گرفت سے نہ چھڑا سکے۔ اس قصے کے ضمن میں دعویٰ سورت بھی
آگیا۔ ءاتخذ من دونہ الھۃ ان یردن الرحمٰن بضر لا تغن عنی شفاعتھم شیئا ولا ینقذون یعنی اللہ کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں جو کسی کو اس کی گرفت سے
بچا سکے۔ یحسرۃ علی العباد الخ یہ شکوہ ہے۔ الم یروا ـــ تا ـــ محضرون ۰ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ ہم نے کتنی ہی سرکش اور مشرک قوموں کو ہلاک کیا۔ اور ان کے شفعاء نے ان
کو ہلاکت سے نہ بچایا۔ وایۃ لھم الارض ـــ تا ـــ ومما لا یعلمون ۰ (۳۶) یہ دوسری عقلی دلیل ہے مردہ زمین کو زندہ کر کے اس سے غلہ پیدا کرنا کھجور اور انگور
اور پھلوں کے باغات پیدا کرنا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کرنا۔ یہ ہمارا کام ہے ان کے شفعاء اس میں شریک نہیں ہیں۔ تمہارے مزعومہ شفعاء اور معبود (فرشتے، جن، انبیاء علیہم السلام)
ان کاموں میں سے ایک کام بھی نہیں کر سکتے۔ پھر وہ شفیع اور معبود کیسے بن سکتے ہیں۔ وایۃ لھم الیل ـــ تا ـــ وکل فی فلک یسبحون ۰ یہ تیسری عقلی دلیل ہے یہ سارا نظام شمسی اللہ
تعالیٰ کے تصرف سے چل رہا ہے۔ اس کائنات کے نظم و نسق میں آج تک سر مو فرق نہیں آیا۔ اگر کوئی شفیع غالب ہے تو اس نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ تبدیلی کر کے دکھائے۔ وایۃ لھم انا
حملنا ـــ تا ـــ ومتاعا الی حین ۰ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے ہم ان کو کشتیوں اور بحری جہازوں میں صحیح سلامت پار اتارتے ہیں۔ اور جب چاہیں غرق کر دیں لیکن ان کے مزعومہ سفارشی
اور کارساز انہیں غرق ہونے سے نہ بچا سکیں۔ واذا قیل لھم اتقوا ـــ تا ـــ فی ضلل مبین ۰ شکوہ ہے۔ ویقولون متی ھذا الوعد ـــ تا ـــ ما کنتم
تعملون ۰ (۴۶) یہ تخویف اخروی ہے ان اصحٰب الجنۃ ـــ تا ـــ سلٰم قولا من رب رحیم یہ بشارت اخروی ہے۔ وامتازوا الیوم ـــ تا ـــ بما
کانوا یکسبون۔ یہ بھی تخویف اخروی ہے۔ ولو نشاء لطمسنا ـــ تا ـــ افلا یعقلون ۰ یہ تخویف دنیوی ہے۔ وما علمنٰہ الشعر ـــ تا ـــ ویحق القول علی
الکٰفرین ۰ (۵۶) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ مشرکین کہتے ہیں یہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) شاعر ہے اور یہ قرآن شعر ہے فرمایا قرآن شعر نہیں اور نہ ہم نے
پیغمبر علیہ السلام کو شاعری کی استعداد ہی عطا فرمائی ہے۔ کیونکہ شاعری آپ کی شان کے لائق ہی نہیں۔ اولم یروا ـــ تا ـــ افلا یشکرون ۰ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے یہ انواع
واقسام کے چوپائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا وہ گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ یہ سب ہم ہی نے پیدا کئے ہیں ان کے مزعومہ
معبودوں کا ان کی تخلیق میں کوئی حصہ نہیں۔ اس لئے وہ معبود اور شفیع نہیں ہو سکتے۔ واتخذوا من دون اللہ الخ جن کو ان مشرکین نے اپنا کارساز بنا رکھا ہے تاکہ بوقت حاجت
ان کے کام آئیں وہ سب مل کر بھی ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ فلا یحزنک قولھم الخ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین کے لئے تخویف اخروی ہے۔ اولم یر الانسان
ـــ تا ـــ وھی رمیم ۰ یہ شکویٰ ہے۔ انسان کسقدر احسان فراموش ہے۔ ہم نے اس کو ایک ناچیز قطرۂ آب سے پیدا کیا۔ لیکن بڑا ہو کر وہ ہماری توحید اور قدرت میں
جھگڑنے لگا۔ اور کہنے لگا بھلا ان بوسیدہ ہڈیوں کو بھی کوئی زندہ کر سکتا ہے اس موقع پر اس نے اپنی پیدائش بھلا دی۔ قل یحییھا الذی انشأھا اول مرۃ ـــ تا ـــ کن فیکون
یہ جواب شکویٰ ہے اور قیامت کا ثبوت ہے۔ جس ذاتِ پاک نے پہلی بار ہر چیز کو نیست سے ہست کر لیا۔ مردہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ جس کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہے
کہ وہ سرسبز درخت سے آگ پیدا کر سکتا ہے پھر جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمالیا وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ حالانکہ اس کے لئے کوئی کام دشوار اور مشکل نہیں کسی
کام کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کے لئے صرف اس کا ارادہ ہی کافی ہے۔ فسبحٰن الذی بیدہ الخ یہ سورت کا لب لباب ہے۔ ساری کائنات کا مکمل نظم و نسق صرف اسی کے ہاتھ میں
ہے اس لئے اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں۔ اور قیامت ضرور آئے گی جس میں سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

۲ والقراٰن ـــ تا ـــ واجر کریم ۰ یہ تمہید مع ترغیب ہے اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت، قرآن کی عظمت اور مشرکین کے عناد و انکار کا
ذکر کیا گیا ہے۔ انک لمن المرسلین۔ جواب قسم ہے اور علی صراط مستقیم خبر بعد خبر ہے تنزیل العزیز الرحیم یہ نزّل مقدر کا مفعول مطلق ہے (مظہری
قرطبی) اور یہ جملہ القرآن سے حال واقع ہے یہ حکمت و دانش سے لبریز قرآن اس پر شاہد ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور سیدھی راہ پر گامزن ہیں یہ قرآن خدائے عزیز و رحیم نے آپ

پرنازل فرمایا ہے جو منکرین کو سزا دینے اور ماننے والوں پر رحمت کرنے والا ہے اس لئے ایسی عظیم الشان کتاب پر ضرور ایمان لانا چاہیئے۔
سے لتنذر الخ یہ المرسلین سے متعلق ہے آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اور وہ تعلیمات الٰہیہ سے
بے خبر ہیں مراد مشرکین عرب ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے
بعد ان میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد



سُوْرَةُ یٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یسین مکہ میں نازل ہوئی اس میں تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰسٓ ۞ ١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۞ ٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ ٣

قسم ہے اس پکے قرآن کی سے تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۞ ٥

اوپر سیدھی راہ کے اتارا زبردست رحم والے نے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۞ ٦ لَقَدْ

تاکہ تو ڈرائے سے ایک قوم کو کہ ڈر نہیں سنا ان کے باپ دادوں نے سو انکو خبر نہیں سے ثابت

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ ٧ اِنَّا

ہوچکی ہے بات سے ان میں بہتوں پر سو وہ نہ مانیں گے ہم نے

جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

ڈالے ہیں سے ان کی گردنوں میں طوق سو وہ ہیں ٹھوڑیوں تک پھر ان کے

مُّقْمَحُوْنَ ۞ ٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

سر الل رہے ہیں اور بنائی ہم نے ان کے آگے دیوار اور

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۞ ٩ وَسَوَآءٌ

پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو ان کو کچھ نہیں سوجھتا سے اور برابر ہے

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ ١٠ اِنَّمَا

ان کو سے تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کرینگے تو تو

تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ

ڈر سنائے سے اسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے



سے تمہید مع ترغیب ۱۲ سے زجر ۱۲ سے بیان جبر جباریت تمثیل اول سے تمثیل ثانی ۱۲ سے زجر ۱۲ سے بشارت اخروی ۱۲

فرمایا لتنذر قوما ما اتٰھم من نذیر من قبلک…
حیث لم یبعث بمکۃ نبی بعد اسماعیل علیہ السلام
فھم اشد احتیاجا الی الرسالۃ من غیرھم
(مظہری جلد ۸ ص۶)
سے لقد حق الخ یہ زجر ہے آپ کی خواہش تو یہ ہے کہ تمام
کفار ایمان لے آئیں، لیکن یہ ایسے ضدی اور بدبخت ہیں کہ ایسی
عظیم الشان کتاب کو بھی نہیں مانتے۔ ان میں سے اکثر کے حق میں تو
فیصلہ ہوچکا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ ضد تعنت اور
عناد و مکابرہ کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی
ہے فھم لا یؤمنون جملۃ القول کا بیان ہے۔
سے انا جعلنا الخ یہ ان کے ایمان نہ لانے کی علت ہے
یعنی مہر جباریت کا بیان ہے ثم بین سبب ترکھم
الایمان فقال (انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا) (قرطبی
جلد ۱۵ ص۷) یہ مہر جباریت کی پہلی تمثیل ہے مشرکین جو ضد
اور عناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں ان کی مثال ان لوگوں
جیسی ہے جن کے گلوں میں ٹھوڑیوں تک طوق ڈالے گئے ہوں
اور ان کے سر اوپر کو اٹھ جائیں اور وہ نیچے نگاہ کرکے راستہ
نہ دیکھ سکیں اور نہ گردنوں کو ادھر ادھر موڑ سکیں یہی حال ان
معاندین کا ہے کہ عناد و مکابرہ کی وجہ سے وہ حق کی طرف
التفات نہیں کرتے نہ حق کے سامنے سر جھکاتے ہیں وجعلنا
من بین ایدیھم سدا الخ یہ دوسری تمثیل ہے
ان معاندین کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جو ایک طرف تو
چار دیواری میں گھرے ہوئے ہوں اور علاوہ ازیں اندھے
بھی ہوں جس طرح انھیں بھی کچھ نظر نہیں آتا اسی طرح معاندین
ضد اور عناد کی چار دیواری میں گھرے ہوئے ہیں طغیان
اور تعنت نے انھیں نور بصیرت سے محروم کردیا ہے اس
لئے وہ راہ حق کو نہیں دیکھ سکتے۔ ھذا اعلی طریق التمثیل
ولم یکن ھناک غل ولا سد اراد اللہ سبحانہ
انا منعناھم عن الایمان بموانع فجعل الاغلال و
السد مثلا لذلک فھو تقریر لتصمیمھم علی
الکفر والطبع علی قلوبھم بحیث لا یغنی عنھم الایات والنذر الخ (مظہری ج ۸ ص۷۳) سے وسواء الخ یہ ماقبل ہی کی توضیح و تنویر ہے۔ جب ان کے
دلوں پر مہر جباریت ثبت ہوچکی ہے تو ان کے لئے آپکا وعظ و انذار بے سود ہے آپکا ان کو ڈرانا، اور نہ ڈرانا برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے سے انما تنذر الخ یہ بشارت
اخروی ہے اور معاندین کے مقابلے میں مخلصین کی صفات کا ذکر ہے آپکے وعظ و تذکیر سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھائینگے جو نصیحت پر عمل کریں اور خلوت میں بھی خدا سے ڈریں ایسے لوگوں
کو گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری سنادیں۔ ای خاف فی السر والعلن (خازن ج ۶ ص۳)

فائدہ الرحمٰن سے یعنی در بنی اسمٰعیل ہیچ پیغامبرے مبعوث نشدہ بود ۲ سے ایں ہر دو آیت تمثیل و تصویر است پاس ایشان را از شناختن حق ۱۲

**۹۸** انا نحن الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ ہم مُردوں کو ضرور زندہ کریں گے۔ اور ہر ایک کو اس کے اعمال و آثار کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔ کیونکہ ہم سب کے اعمال خیر و شر لکھوا رہے ہیں۔ نیک اور بُرے کاموں کے جو نمونے قائم کر چکے ہیں ان کا بھی ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے اسی و نکتب ماسنوا من سنۃ حسنۃ او سیئۃ (خازن و معالم ج ۶ ص ۳) امام مبین سے نامہ اعمال یا لوح محفوظ مراد ہے۔ ای کتاب اعمالھم الشاھد علیھم بما عملوہ من خیر او شر (ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۶۶) یعنی اللوح المحفوظ (مدارک ج ۴ ص ۳) حاصل یہ کہ ہم ان کے تمام اعمال و افعال کو نگاہ میں رکھتے اور ان کو ان کے اعمالناموں میں لکھوا رہے ہیں **۹۹** واضرب لھم الخ یہ تخویف دنیوی ہے **اصحاب القریۃ** (بستی والوں)



فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا
سو اس کو خوشخبری دے معافی کی اور عزت کے ثواب کی ہم ہیں جو زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو
قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۭ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَ
آگے بھیج چکے اور جو نشان ان کے پیچھے رہے اور ہر چیز گن لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل میں ف۱ اور
اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ
بیان کر ان کے واسطے مثل ایک مثل ان گاؤں کے لوگوں کی جب کہ آئے اس میں بھیجے ہوئے ف۲ جب بھیجے ہم نے ان
اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ
کی طرف دو تو ان کو جھٹلایا پھر ہم نے قوت دی تیسرے سے تب کہا انہوں نے ہم تمہاری طرف
مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ
آئے ہیں بھیجے ہوئے ف۳ وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا
مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
اتارا تم سارے جھوٹ کہتے ہو کہا ہمارا رب جانتا ہے ہم بیشک تمہاری طرف
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ
بھیجے ہوئے آئے ہیں اور ہمارا ذمہ یہی ہے پیغام پہنچا دینا کھول کر بولے ہم نے ف۲ نامبارک دیکھا تم کو
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا
اگر تم باز نہ ہوگے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور تم کو پہنچے گا ہمارے ہاتھ سے عذاب دردناک کہنے لگے
طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ
تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے ف۳ کیا اتنی بات پر کہ تم کو سمجھایا کوئی نہیں پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے ف۳ اور
جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
آیا ف۱ شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا بولا اے قوم چلو راہ پر
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾
بھیجے ہوؤں کی چلو راہ پر ایسے شخص کی جو تم سے بدلا نہیں چاہتے اور وہ ٹھیک راستہ پر ہیں



ربط: تخویف اخروی ۱۲
تخویف دنیوی ۱۲

کا قصہ بیان کر کے اہل مکہ کو متنبہ کرنا مقصود ہے کہ انھوں نے ہمارے رسول کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا لیکن ان کے مزعومہ سفارشیوں میں سے کسی نے بھی ان کو اللہ کی گرفت سے نہ چھڑایا۔ اذ جاءھا المرسلون حصن حصین میں ہے کہ اجابت دعا کا مقام ہے القریۃ سے اکثر مفسرین کے نزدیک شہر انطاکیہ مراد ہے اور المرسلون سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرستادہ مبلغ مراد ہیں یعنی یحییٰ۔ یونس اور شمعون (کما فی التفاسیر) لیکن بعض ائمہ تفسیر کو اس پر اشکال ہے کہ قریہ سے انطاکیہ اور مرسلین سے رسل عیسیٰ علیہ السلام مراد ہوں چنانچہ مفسر ابن کثیر نے اس پر نہایت محققانہ گفتگو کی ہے وقد استشکل بعض الائمۃ کونھا انطاکیۃ بما سنذکرہ بعد تمام القصۃ ان شاء اللہ تعالیٰ (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۷) ابن کثیر نے آگے چل کر اس پر چار اشکال وارد کئے ہیں۔ **اول** نظم قرآن کے الفاظ کا ظاہر اسی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ تینوں رسول اللہ کے رسول تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرستادہ نہ تھے۔ اگر وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری ہوتے تو نظم قرآن میں ان کے رسل عیسیٰ ع ہونے کی طرف کچھ اشارہ ہوتا۔ ان ظاھر القصۃ یدل علی ان ھؤلاء کانوا رسل اللہ عز وجل لا من جھۃ المسیح علیہ السلام کما قال تعالیٰ (اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون) الی ان قالوا (ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون ۝ وما علینا الا البلغ المبین) ولو کان ھؤلاء من الحواریین لقالوا عبارۃ تناسب انھم من عند المسیح علیہ السلام (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۹) **دوم** اگر وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے ہوتے تو مشرکین ان پر یہ اعتراض نہ کرتے کہ تم ہماری طرح بشر ہو۔ کیونکہ بشریت کو وہ رسالت اور نبوت کے منافی سمجھتے تھے۔ ثم لو کانوا رسل المسیح لما قالوا لھم (ان انتم الا بشر مثلنا) (ایضاً) **سوم**۔ اہل انطاکیہ جن کے پاس حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواری بھیجے تھے وہ سب کے سب ایمان لے آئے تھے اور اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے لیکن جن اہل قریہ کا یہاں ذکر ہے انھوں نے رسولوں کی تکذیب کی اور عذاب خداوندی سے ہلاک ہوئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ قصہ اہل انطاکیہ اور رسل مسیح علیہ السلام سے متعلق نہیں۔
فاذ القرآن انطاکیۃ اول مدینۃ آمنت فاھل ھذہ القریۃ ذکر اللہ تعالیٰ انھم کذبوا رسلہ وانہ اھلکھم بصیحۃ واحدۃ اخمدتھم واللہ اعلم (بقیہ)

**موضح قرآن** **ف** جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہی نشانی اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد **ف۲** یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسےٰ کے دو یار وہاں پہنچے شہر والوں نے ٹال دیا پھر تیسرے یار بھی پہنچے یہ تیسرے بڑے یار تھے۔ **ف۳** شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اس کو نامبارک سمجھی یا آپس میں اختلاف ہوا۔ کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اس کو کہا ہر طرح شامت ان ہی کی ہے۔